

# محبتِ حسن شیبانی حیات اور خدمات

مولف

عثمان ابراہیم علی البوکبر  
لکچرر الفاتح یونیورسٹی - طرابلس، لیبیا

مترجم

ڈاکٹر البوسفیان اصلاحی  
شعبہ عربی - مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

نام کتاب : محمد بن حسن شیبانی - حیات و خدمات  
 مصنف : عثمان ابراہیم علی ابو بکر  
 مکتبہ الفلاحیہ نیو روٹری - طرابلس، لیبیا  
 مسترجم : ڈاکٹر ابو سفیان اسلامی  
 خصبہ علی - مسلم نیو روٹری، علی گڑھ  
 ایڈیٹر : مستمیر حسن  
 ناشر : مصنف  
 قیمت : 25/-  
 مطبع : لیتوگراف ٹرس، علی گڑھ  
 کاتب : میرٹھ فرقان

ملے کوپتر:

ریجوکیشنل بک ہاؤس - اے، ایم، یو مارکیٹ - علی گڑھ

# فہرست

۵	مقدمہ
۷	تہذیب
۷	محمد بن حسن شیبانی کے عہد کے سیاسی اور علمی حالات
	پہلا باب
۱۱	حیات - محمد بن حسن شیبانی
۱۱	۱۔ نام اور کنیت
۱۳	۲۔ حسب و نسب
۱۳	۳۔ تشدد و خا
۱۳	۴۔ اخلاق و عادات
۱۳	۵۔ علمی مقام
۱۵	۶۔ جمع اور تعدیل میں آپ کا مقام
۱۷	۷۔ منصب قضاء پر فائز ہونا اور سلاطین کے تعلق آپ کا موقف
	دوسرا باب
۲۶	محمد بن حسن شیبانی - علمی پہلو
۲۶	۱۔ شیوخ
۲۶	۲۔ تلامذہ
۲۷	۳۔ وفات

## تیسرا باب

محمد بن حسن شیبانی۔ علی سرگرمیاں

۴۰

۱۔ محمد بن حسن کی کتابوں کی اہمیت اور ائمہ فاضلہ پر ان کے اثرات۔ ۴۱

۴۱

۲۔ بنیادی مصادر سے استفادہ

۴۲

۳۔ تالیفات محمد بن حسنؒ

## چوتھا باب

۱۔ الجامع الصغیر۔ ایک مطالعہ

۴۵

۱۔ صحت کتاب

۴۵

۲۔ صحت عنوان

۴۵

۳۔ سیب تالیف

۴۵

۴۔ مصادر کتاب

۴۵

۵۔ کتاب کا علی مقام

۴۵

۶۔ الجامع الصغیر کا اسلوب

۴۵

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## مقدمہ

الحمد لله الذي خلق الانسان وعلمه التبيين وزينها العقل  
وشرقه بالایمان والصلوة والسلام على اشرف المرسلين وعلى اله  
الطاهرين۔

دنیا کے پاس ایسا کئی مشغل ہدایت نہیں تھا جس سے جہالت کی تاریکیاں  
دور کی جاسکتیں اور وہی لوگوں کو ایسا کوئی آپ زلال میسر تھا جس سے امراض  
قلب کا علاج کر سکتے تھے اور ہر ملکی اسی تاریکیوں میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم  
کتاب ہدایت کے ساتھ تشریف لائے۔ چنانچہ بہت سے لوگوں نے آپ کی ہدایت  
پر لبیک کہہ کر ہر اہل دوستی میں داخل ہوئے اور شرف حاصل کیا، ایسے لوگوں  
کو روکنے اور سے تراز گیا۔ دنیا میں انھیں مستحکم بننا گیا اور ان کے انتظام و اقتدار  
میں وسعت و فراخی پیدا کی گئی۔ دورِ اول میں ایسے بے شمار علماء پیدا ہوئے جنہوں  
نے صداقت و دیانت سے دینِ اسلام کو امت مسلمہ تک پہنچایا، دشمنانِ  
اسلام کی ہزیمت کے لئے علم کتب پر کھڑے ہو گئے اور کلامِ رسول کا ایک بڑا ذخیرہ  
امت مسلمہ کے لئے یکجا کر دیا۔ اور آپ کے کجرب ہوئے اقوال و احکام کو ایک لڑی  
میں پر دیا اور اسے اپنی زبان و بیان کے توسط سے مسلمانین کے حضور پیش کیا،  
اور جماعتِ سینوں میں مہینہ بخیر کی تدوین کی۔ یہ وہ علماء کرام تھے جنہوں نے نبی  
تمام تر توانائی اور شہنشاہی جگر کو باوجود اسلام میں صوف کر دیا اور انھیں صلی اللہ علیہ  
وسلم کے چھوٹے ہوئے اس مقدس فریضہ کی اداگی سے ایک طرف انہوں نے  
اپنے ذہب کی خوشنودی حاصل کی اور دوسری طرف اپنے ضمیر کو مطمئن کیا۔

ہر زمانہ میں علماء کرام اولیاتِ اسلامیہ کے غیرت مند حضرت قرآن کریم اور  
احادیث شریفہ کے باب میں اسی طرح یہ تعداد فریضہ انجام دیتے رہے اور اشاعت

اسلام کے لئے جی نہاں ہے وہ خداوندی پر قائم رہے، انکار و تدبیر میں حکمت کو اپنا  
 رہنما قرار دیا اور آخری وقت تک صبر و عزت کا نامن ان کے ہاتھ سے نہ چھوٹا۔  
 یہ وہ بے مثال علماء تھے جو مستقل غلبہ حق کے لئے آواز بلند کرتے رہے اور عوام ان کی  
 کو دعوت حق دیتے رہے۔ زندگی کے دن پورے ہونے کے بعد اس دنیا سے رخصت  
 ہو کر رحمت الیزدی کے زیر سایہ قیام پذیر ہو گئے۔

الجامع الصغیر کے مصنف محسن حسن شیبانی (متوفی ۱۰۸۵ھ) کا تعلق بھی ایسے  
 ہی نادر و نادر علماء کرام سے تھا، انھوں نے زبردست خدمات انجام دیں اور ان کی  
 خدمات کا فیض تا قیامت جاری و ساری رہے گا، فقہ اسلامی پر بطور خاص اور اجتہاد  
 کا سلسلہ پر وہ میں ہائی رہے گا اور فقہاء محمد بن حسن شیبانی کی فقہی بصیرت کا مکتب  
 احترام کو جس کے بلکہ مختلف مسائل میں انھیں محمد بن حسن شیبانی کی کی طرف رجوع  
 کرنا پڑے گا۔ مستقل فقہی دنیا امام شیبانی کی شکر گزار رہے گی، خداوند قدوس سے دعا  
 ہے کہ وہ امام شیبانی، علماء اسلاف اور ان کے راست پر چلنے والے علماء و اہل علم کو جزا  
 خیر سے نوازے اور امت مسلمہ کو توفیق دے کہ وہ ان علماء کرام کے کاموں کو قدر و منزلت  
 کی نظروں سے دیکھے جنہوں نے دین اسلام کی اشاعت میں اپنی پوری زندگی لگا دی  
 اور دین اسلام کے جواہر امت مسلمہ کے ہاتھوں میں بجا بیٹے اللہ سے ان کے لئے دیا  
 ہے کہ ان کی قبروں کو انوار ازہار سے بھروسے۔

علماء کرام کے حق کی ادائیگی اور توفیق کا بہترین ذریعہ یہ نزدیک ہے کہ ان کی  
 کی حیات و خدمات کا تذکرہ لوگوں کے سامنے پیش کروں اور یہ بتاؤں کہ انھوں نے  
 دین حنیف کی تبلیغ و اشاعت، تفہیم و ترویج میں کیسے کیسے فتوحات طے  
 کئے اور ان تمام راستوں کی مسدود کرنے کی ہر ممکن کوشش کی کہ جن سے دین اسلام کو  
 نظرت لاحق ہونے کے اندیشے تھے بالخصوص فقہ اسلامی میں نمایاں کردار ادا کیا، فقہ  
 اسلامی کی ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے امتیازی حیات کا اعزاز لایا جاتا ہے اور فقہ  
 اسلامی کی طالع حیات کا نسخہ لکھا گیا ہے۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عثمان ابوالرحیم علی ابوبکر

## تمہید

### محمد بن حسن شیبانی کے عہد کے سیاسی اور علمی حالات

۱۱۱۱ھ میں مذکور ہے کہ حیدر کے روز چھ روز صبح الاخر ۱۱۳۶ھ (۱۷۲۳ء) کو اہلبیاض  
استغاثہ نے خطبہ دیا۔ اہل منصور کو اپنے حاکم قرار دیا، منصور وہی ثابت قدم تھے۔ عتہ ان  
حکومت کو سنبھالنے سے قبل گردشیں روزگار سے انھیں مختلف آزمائشوں میں ڈالا۔  
اور اختلالات زمانہ نے انھیں ہر طرح سے آزمایا۔ سخاوت و فیاضی ان کا شیوہ تھی۔  
اسی لئے انھیں راجہ الناس کہا جاتا ہے، وہ ملکی انتظامات و انصارات میں اپنی  
مثال آپ تھے اور لوگوں پر خوشخوار شیر کے مانند حملہ کرتے تھے۔  
منصور کے بعد مجددی آئے، جن کے ہاتھوں پر عوام نے شہادۂ میں بیعت کی  
وہ اپنے مہم کے بڑے صاحب فضل شمار کئے جاتے تھے جب انھیں ایک ہزار دینار  
دیئے گئے تو اسے انھوں نے تقسیم کر دیئے، والد کی چھوڑی ہوئی تمام دولت کو لوگوں  
میں بانٹ دیا۔ انھوں نے مظالم کا انزال کیا اور غیر کی راہوں پر پستے ہوئے پردوں کو چاک  
کیا، قتل و غارتگری کا قلع و قمع کیا، مظلومین کی دستگیری کی، علما و اہل فضلہ کو اعزاز و  
اکرام عطا کئے اور ان کے ساتھ علم و بردباری کے بہانہ کے بغیر آپ کے بعد آپ کے بیٹے  
الہادوی باللہ تخت نشین ہوئے لیکن ان کی حکومت صرف ایک سال تین ماہ رہی  
اور ۱۱۳۶ھ میں ان کا انتقال ہو گیا۔

۱۔ ابن کثیر فی ملت، ج ۱، البیاض، حسن المصنف ذی القسطنطین: ص ۱۹۔ ۲۔ البیاض، ص ۲۵۔

۳۔ البیاض، ص ۳۱۔ ۴۔ البیاض، ص ۲۵۔

اس کے بعد نام خلافت دارون رشید ہاشمی کے ہاتھوں میں پہنچتی ہے، ان کے  
 عہد حکومت میں خلافت ان کی کرام فرمائشوں، ان کے عدل و انصاف اور ان کی انکساریت  
 سے قائم رہی، وہ اپنے ملک کے علماء کی زیارت کرتے، خطا مالک بن انس، سفیان بن  
 عیینہ اور بے شمار دیگر علماء کرام کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ وہ پابند کی ایک سال  
 حج بیت اللہ کو جاتے اور دوسرے سال عماد جنگ کے لئے نکر جاتے تھے۔ دارون رشید  
 کا تعلق اہل علم سے تھا، وہ ادب کا سات ستھرا ذوق رکھتے تھے۔ شعر کہتے اور نہایت  
 اچھے انداز میں اشعار پڑھتے تھے۔

خلافت میں دارون رشید نے براۓ کو قتل کر دیا یہ  
 دارون رشید کا مشہور میں خراسان کی اندر سوزمین طوس پر انتقال ہوا۔  
 اس کے بعد خلافت دارون رشید کے بیٹے امین کے ہاتھوں منتقل ہوئی۔  
 لیکن بہت دنوں تک برقرار رہ سکی، کیونکہ اسے قتل کر دیا گیا یہ  
 خلافت عباسیہ کے پہلے مرتضیٰ جو واقع ہاشمی کی خلافت تک جاتا ہے، امین  
 ایک چیز جو واضح طور پر نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ اس میں علم و فن کی خوب نشو و نما  
 ہوئی، اسی طرح خلافت عباسیہ کی سیاست میں بھی ایک خاص رنگ تھا، اس  
 حیثیت سے یہ متنازع ہے کہ اس عہد میں ایرانی تہذیب و تمدن کے کافی اثرات  
 رہے ایک حد تک حریت فکر کا بول بالا ہوا۔ ہر طرح کے متزلزل کے افکار و خیالات کا  
 چرچا ہونے کے افکار و بات اور کروٹوں کے ساتھ ساتھ اس عہد کی شاعری اور  
 نظر نگاری میں تبدیلیاں آتی رہیں۔ یہ عہد اس لحاظ سے بھی متنازع ہے کہ فاتر کے  
 تمام کام عربی زبان میں ہونا ضرور ہونے کے بغیر تمام سرکاری خطا و کتابت عربی میں  
 ہونے لگی۔ یعنی ایک مجلسی زبان کا فاتر ہونا عربی کا چال چلن ہوا۔ اس طرح دیکھا  
 جائے تو یہ عہد ایسی خصوصیات کا حامل تھا کہ جس کے پہلے اور بعد کے عہدوں میں



یہ چیزیں نظر نہیں آتیں۔ اس طرح یہ امتیازات اس عہد کی ایک مستقل حیثیت کی ضمانت ہیں۔ اس لئے اس عہد کو پہلا منہراد و رکھنا مناسب ہو گا۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک دولت عباسیہ کی شان و شوکت اور اس کی تہذیب و ثقافت کا ہا دو بول رہا ہے۔

سیاسی اعتبار سے خلافت عباسیہ ریاست و قیادت کی حامل تھی، احکام کو نافذ کرنے پر پوری طرح قادر تھی اور وسیع و عریض علاقوں پر بحال ہوئی تھی۔ اس عہد میں بڑے مقتدر اور با اثر خلفاء گزرے ہیں۔ وہ پوری طرح اس بات پر قادر تھے کہ حکومت کی بنیادوں کو جھنجھوڑ کر رکھ دیں اور حکومت پر نظمیں کے انگریزوں کے حملوں کو ناکام بنادیں۔

علمی اعتبار سے بھی خلافت عباسیہ کو ایک نمایاں حیثیت حاصل ہے چنانچہ ابو جعفر منصور کے زمانے میں دوسری زبانوں کے علوم کے منتقل کرنے کا سلسلہ شروع ہوا اور یہ سلسلہ ان کے بعد بھی جاری رہا۔ اس کا نتیجہ سامنے آیا کہ بے شمار قدوسی اور ہندی کی کتابوں کے عربی میں ترجمے ہوئے یہی وجہ ہے کہ اس عہد کے علماء کی صلاحیتوں کا علوم عربیہ، علوم شریعہ، زبان و تاریخ، فقه، حدیث اور دیگر علوم میں غیر معمولی اضافہ ہوا۔ اور ان علوم میں ان کی فوقیت کے مظاہر نظر آنے لگے۔ مذکورہ علوم کی تدوین میں بڑی برکت اسی آئی۔

خلافت عباسیہ میں علوم کو بھی ہر طرح کی سہولیات اور اس وسکون حاصل تھے۔

۱۔ علمی اسلام: ۱۵۱۔ ۲۔ فخر الحق العربیہ والا سلام: ۷۲۔

۳۔ بیضا: ۱۲۸۔ ۴۔ بیضا: ۱۶۲۔

## پہلا باب

# حیات محمد بن حسن شیبانی

۱۔ نام اور کنیت

۲۔ حسب و نسب

۳۔ تشو و نسا

۴۔ اخلاق و عادات

۵۔ علمی مقام

۶۔ جمیع اہل تعدیل میں آپ کا مقام

۷۔ منصب قضا پر فائز ہونا اور سلاطین کے متعلق آپ کا موقف

# حیات محمد بن حسن شیبانی

## ۱۔ نام اور کنیت

نام: محمد بن الحسن بن قحطاشیبانی، قبیلہ بنی شیبان کے اکثر لوگوں کا نام تھا اور ایک قول کے مطابق محمد بن الحسن بن عبد اللہ بن مروان۔  
کنیت: ابو عبد اللہ۔

۱۔ مناصب الامام علی بن خلیفہ صاحبہ (۱۱۵ھ) اور غلامانی فی سیرۃ محمد بن الحسن شیبانی۔  
کوثری: ص ۳۷، اخبار ابی خلیفہ و اصحابہ: ص ۱۲۰، وفيات الامیران: ابن خلکان ص ۳۳۲  
طبقات الفقہاء شیعہ: ص ۱۱۵، تلخیص الفتاویٰ: خطیب ص ۱۵۶، الاستیعاد: ابن عبد البر۔  
ص ۳۷۷، مناقب الامام الاعظم: کردری ص ۱۶۲، لسان المیزان: ابن حجر ص ۱۱۱، طبقات الفقہاء: ابن کثیر ص ۲۴۸، الخیر و البشر: ابن کثیر ص ۲۴۸، شذرات الذهب: ابن عیاد ص ۲۶۱،  
مروءۃ الجنان: یاقوتی ص ۲۰۲، الاعلام: ابن کثیر ص ۲۰۲، بحر الفوائد: ابن کثیر ص ۲۰۲،  
القول للہد سنی ص ۱۱۶۔

۲۔ مناقب علی بن خلیفہ صاحبہ: ابن کثیر ص ۱۱۵، لسان المیزان فی سیرۃ محمد بن الحسن شیبانی  
کوثری: ص ۳۷۔

۳۔ تلخیص الفتاویٰ: خطیب ص ۱۵۶، مناقب الامام علی بن خلیفہ صاحبہ: ص ۱۱۵، لسان المیزان فی سیرۃ محمد بن  
الحسن شیبانی: ص ۳۷، اخبار ابی خلیفہ و اصحابہ: ص ۱۲۰، طبقات الفقہاء: ابن کثیر ص ۲۴۸،  
الاستیعاد: ابن عبد البر ص ۱۵۶، وفيات الامیران: ابن خلکان ص ۳۳۲، الخیر و البشر: ابن کثیر ص ۲۴۸،  
مروءۃ الجنان: یاقوتی ص ۲۰۲، الاعلام: ابن کثیر ص ۲۰۲، بحر الفوائد: ابن کثیر ص ۲۰۲،  
القول للہد سنی ص ۱۱۶۔



وہیں یہ درست لگاؤ کا اصل تعلق الجبر سے ہے جس کا تعلق بنی شیبان کی  
 اس جگہ سے ہے جو سریر کے محلے میں واقع ہے۔ کچھ دنوں بعد آپ والد شام کی فوج  
 میں داخل ہوئے اور وہاں وہ بہت مالدار ہو گئے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کا خاندان کبھی  
 دمشق میں، بسام حریت، سقیم کرنا اور کبھی فلسطین کے گاؤں میں سکونت اختیار کرتا۔  
 ان دونوں گاؤں کا تعلق شام سے ہے اور وہیں سے کوثر مشتعل ہو گئے، عراق کے گاؤں  
 واسطہ میں آپ کے والدین کے قیام کے دوران، والد کی بہترین کارکردگی کی بنا پر انہیں  
 واسطہ کا گورنر بنایا گیا۔ وہیں عمید ہوا اور پھر کوثر لوٹ آئے، اور وہیں پھر پڑاؤ  
 چڑھے۔ اور یہاں پر نہایت خوشحال زندگی بسر کی، کوثر میں آپ کے والد کا گھر ملا گیا  
 سے بھر اہل و عیال

آپ کے خاندان کے متعلق کچھ پتہ نہیں چلتا، صرف اتنا معلوم ہے کہ آپ کی  
 کنیت ابو عبد اللہ ہے۔

### ۳۔ اخلاق و عادات

محمد بن حسن موثرے فرماتے ہیں، لیکن صاحب ذوق تھے، صحت مند اور قوی تھے،  
 حدود پر کٹھن خیال اور ذی فہم تھے، زبردست قوت حافظہ تھی، عالی النظر، عیب اور  
 صفات عیبہ کے مالک تھے، ہمہ شافی کا قول ہے کہ میں نے محمد بن حسن جیسا موٹا اور  
 ذوق لطیف نہ کئے والا نہیں دیکھا۔ اتنا بڑا الصبح بچے کوئی نہیں ملا۔ انہیں قرآن کی تلاوت  
 کرتے ہوئے دیکھتا تو محسوس ہوتا کہ قرآن انہی کی زبان میں نازل ہوا ہے۔ اور داکو  
 طائی فرماتے ہیں کہ محمد بن حسن نے جزی شان و شوکت کی زندگی بسر کی تھی۔

۱۔ تاریخ الامالی، ص ۵۔ ۲۔ ایضاً، تاریخ بلد بلخ، ۱۹۲۲ء، وغیرہ

۳۔ الامالی، ص ۲۱۲-۲۱۵۔ ۴۔ ایضاً، ص ۵۔

۵۔ ایضاً، ص ۵۔

محمد بن حسن خوش مزاج تھے، آپ علم کے آراستہ تھے، اور مختلف کتاب نگاری سے استفادہ کیا، امام شافعی فرماتے ہیں کہ میں نے کسی مسئلہ کے متعلق کسی سے دریافت کیا تو اس نے اس مسئلہ میں محمد بن حسن کا حوالہ ضرور پیش کیا۔

دعا کرتے کرتے محمد بن حسن نے محمد بن حسن سے جرح کرکس ماقبل اخصیہ بڑا دے، پرمیز نگار اور غلیب کو نہیں پایا، تمام ابو حنیفہ سے روایت کی کہ محمد بن حسن نے غلطی سے والاہر شخص ضرور کہے گا کہ انہیں صرف علم کے لئے پیدا کیا گیا ہے، بلکہ اس کے ساتھ ساتھ دوسرے چیزیں تھیں، صاحب زبان، اچھے راستوں پر قائم رہنے والے، حدود پر چلتے، صفات ستودہ کے مالک، جہذب اور غیر معمولی عقلمند تھے۔

## ۵۔ علمی مقام

کثرت روایت اور آثار کے سلسلہ میں محمد بن حسن کا بلند مرتبہ ہے۔ اور حرام و حلال کے علوم پر بھی آپ کی گہری نظر تھی، آپ کے احباب آپ کو قدر کی نظر دیتے دیکھتے۔

ذہبی کا خیالی ہے کہ عراق میں ابو یوسف کے بعد علم فقہ کے تمام حدود آپ پر جا کر ختم ہو گئے ہیں، مختلف ماخذ نے آپ سے علم فقہ کی تعلیم حاصل کی، اور آپ صاحب تصانیف ہیں، انہیں آپ کا شمار جید علماء میں ہوتا ہے، امام احمد بن حنبل سے دریافت کیا گیا کہ مشکل ترین مسائل کا علم آپ کو کہاں سے حاصل ہوا؟ تو انہوں نے کہا کہ محمد بن حسن کی کتابوں سے، امام شافعی رقم طراز ہیں کہ میں نے اپنی قسمت محمد بن حسن

۱۔ بلوغ الامانی ص ۷۰۔ ۲۔ ایضاً ص ۷۰۔

۳۔ ایضاً ص ۷۰۔ ۴۔ اخبار ابی حنیفہ و اصحابہ ص ۱۲۰۔

۵۔ بلوغ الامانی ص ۳۰، مناقب ابی حنیفہ و اصحابہ ص ۵۰۔

۶۔ مناقب ابی حنیفہ و اصحابہ ص ۵۳۔

سے بہاؤ ہے، میں ان کے مستقل سماع کرنا نہ جانتا تھا۔ وہ مزید کہتے ہیں کہ میں محمد بن حسن سے زیادہ قرآن کریم کا علم رکھنے والا کسی کو نہیں پایا۔ ایسا محسوس ہوتا کہ قرآن انہیں بہنازل ہوا ہے۔ یہ تمام چیزیں ان کی جلالت شان پر شہادت پیش کرتی ہیں۔ یحییٰ بن کمان کا قول ہے کہ ان سے پوچھا گیا کہ ابو یوسف بڑے فقیہ ہیں یا محمد؟ تو انہوں نے کہا کہ ان دونوں کی کتابوں سے نصیحت حاصل کرو یعنی محمد زیادہ بڑے فقیہ ہیں۔ محمد بن حسن جس وقت کوثر کی مسجد میں بیٹھے تھے وہ اس وقت بیس سال کے تھے۔

### ہجرت اور تعدیل میں آپ کا مقام

حنبل بن اسحاق سے روایت ہے کہ میں نے احمد بن حنبلؒ سے سنا کہ وہ فرما رہے تھے کہ ابو یوسف حدیث میں متصف تھے، ابو حنیفہ اور محمد بن حسن اثر کے مخالف تھے۔ حجہ اور دار قطنی نے کہا کہ میرے نزدیک مجھ سے بے نیازی ممکن نہیں ہے اور قسائی کا خیال ہے کہ ان کی روایت کردہ حدیث ضعیف ہے، امام شافعیؒ نے حدیث کباب میں محمد بن حسن کو حجت قرار دیا ہے اور محمد بن حسن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ فقیہ مولیٰ زمین، احمد و ابو حنبل، متد، بلند مرتبہ اور کثرت سے تلاوت کرنے والے تھے۔ امام شافعیؒ کا کہنا ہے کہ کسی مسئلہ میں محمد بن حسن جیسی رائے میں نے کسی سے نہیں سنی۔ یہ ان کے سلسلے میں محمد بن حسن کے متعلق ایک دوسری شہادت ہے کہ جس ان کی خدمت میں دس سال گزارے اور ان سے ہزار باتیں سن کر واپس

- |    |                        |    |   |
|----|------------------------|----|---|
| ۱۔ | بروغ اللانی، ص ۲۲۔     | ۲۔ | مقدوات الخ، فکیہ السن، طبع المجمع الصغیر۔ |
| ۳۔ | الکسیری، ص ۳۷۔         | ۴۔ | مناقب امام ابی حنیفہ و صاحبہ، ص ۵۸۔       |
| ۵۔ | بروغ اللانی، ص ۵۰۔     | ۶۔ | مناقب ابی حنیفہ و صاحبہ، ص ۵۹۔            |
| ۷۔ | مناقب ابی حنیفہ ۲/۲۵۳۔ |    |   |

ہوا، اگر وہ اپنی سطح سے گھٹکو کرتے تو وہ باتیں ہماری فہم سے بالاتر تھیں۔ لیکن یہ ہماری فہم کے مطابق گفتگو کرتے لیے امام شافعیؒ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ان کے کسی مسئلہ کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے اس مسئلہ کا جواب دیا تو اس آدمی نے کہا کہ اس مسئلہ میں فقہاء کا آپ سے اختلاف ہے اس پر امام شافعیؒ نے کہا کہ کیا تم نے محمد کے علاوہ بھی کسی قصہ کو دیکھا ہے؟ یہ وہ شخصیت ہے جس کی فطرت مٹی مشکل ہے اور ہم نے مسائل کے باب میں اتنا ذہین شخص نہیں دیکھا ہے۔

محمد بن سہام سے مروی ہے کہ یحییٰ بن ابان بن حمد قہ کا تہ ہمارے ساتھ نماز ادا کرتے تھے اور میں انہیں اکثر محمد بن حسن کے یہاں آنے کے لیے آوازیں دلاتا۔ اور وہ کہتے تھے کہ یہ لوگ ہماری مخالفت کرتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ایک دن نماز فجر ہمارے ساتھ ادا کی اور یہ دن محمد بن حسن کی مجلس کا تھا۔ میں نے یحییٰ بن ابان بن حمد قہ کا تہ کو مجلس میں بٹھالیا جب امام محمد بن حسن مجلس سے فارغ ہوئے تو میں نے کہا کہ یہ آپ کے پیغمبر ہیں، انہیں میں آپ کی خدمت میں بلاتا ہوں تو ان کے سے اظہار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ لوگ حدیث میں میری مخالفت کرتے ہیں تو محمد بن حسن نے کہا کہ تم ہمارے خلاف گواہی اس وقت تک مت دیجی کہ اس حدیث کو محمد سے سن لو جس کے متعلق وہ لوگ مخالفت کرتے ہیں۔ اس کے بعد یحییٰ نے ان سے پچیس حدیث کے متعلق سوالات پوچھے۔ تو انہوں نے ان امارت کے متعلق وضاحت کی اور دلائل و شواہد دیتے ہوئے ان میں سے ناخ اور منسوخت کی طرف بھی اشارہ کیا اور جب ہم اٹھے تو یحییٰ نے کہا کہ اب تک میرے اور روشنی کے مابین دیوار حائل تھی لیکن اب ختم ہو گئی، پھر وہ ان کے رخصت ہونے تک ان کے ساتھ ساتھ رہے۔

۱۔ مناقب ابی حنیفہ ۱۵۷/۱۔

۲۔ مناقب ابی حنیفہ ۱۵۷/۲۔

۳۔ مناقب ابی حنیفہ ۱۵۷/۳۔



## ۱۔ منصب قضا پر فائز ہونا اور سلاطین کے متعلق آپ کا موقف:

محمد بن ساعدی روایت ہے کہ چونکہ محمد بن حسن سلاطین سے ملے جلتے رہتے تھے اسی لئے جب شہزادہ رقیہ کے منصب قضا کے لئے کسی قاضی کے متعلق ابو یوسف (رحمہ اللہ) بن براہیم سے مشورہ کیا گیا تو انھوں نے کہا کہ اس کے لئے محمد بن حسن سے مناسب کوئی شخص نہیں ہو سکتا۔ اگر آپ لوگوں کو ضرورت ہو تو انھیں کوڑے بلالیں۔ محمد بن ساعدی نے کہا کہ لوگوں نے محمد بن حسن کے نام کی تجویز کو پسند کیا، چنانچہ اگلے کے بعد ابو یوسف کے پاس گئے اور کہا کہ کیوں آپ نے میرا نام اس کے لئے تجویز کیا؟ تو انھوں نے کہا کہ رقیہ کے قاضی کے متعلق لوگوں نے مجھے مشورہ کیا تو میں نے آپ کا نام ہی پیش کیا۔ اور اس سے میرا ایک خاص مقصد یہ تھا کہ اب تک اللہ نے ہمارے اس علم کو کوڑے، بصرہ اور تمام مشرق کے علاقوں میں منتشر کیا اور اب میرے چاہتا ہوں کہ یہ علم اللہ تعالیٰ آپ کے توسط سے اس علاقہ میں عام کرے۔

اور اس کے بعد تمام شاہی علاقوں تک پہنچے۔ اس کے بعد محمد نے کہا کہ میرے دل میں اس کی عزت ہے، اگر اس سے روئے مجھے ہامزہ کیا گیا ہے اس کے بعد ابو یوسف نے کہا کہ یہی ایک وجہ ہے کہ جس کی بنا پر لوگوں نے اس منصب کے لئے آپ کا نام پیش کیا۔ پھر انھوں نے سوال ہونے کو کہا۔ اس طرح دونوں حضرات عیسیٰ بن خالد بن برمک کے پاس پہنچے اور ابو یوسف نے عیسیٰ سے کہا کہ یہ محمد ہیں جس کی وجہ سے تمہاری شان و شوکت قائم ہے۔ اس طرح مستقل محمد بن حسن مضطرب رہے یہاں تک کہ رقیہ کے منصب قضا پر انھیں شکار یا گیا۔ ذہنی کا خیال ہے کہ یہی چیز ابو یوسف اور محمد بن حسن کے مابین فساد کا سبب بنی۔ لیکن ان کے بعد قضا کے باب میں طحاوی سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ محمد بن سلاطین سے رقیہ کو ایک شہزادہ جو عیسا بن خالد کے مشرقی ساحل پر واقع ہے اور اس کے بعد حران کے شہزادہ بنی کی سلطنت ہے اس کا مزہ مطلوبات کے لئے رکھتے ہیں۔

۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔

جنا کر میں نے محمد بن علی بن محمد کے سنا جنہوں نے اپنے والد کے ساتھ میں ہرقہ کیا اس وقت وہاں کے قاضی محمد بن حسن تھے۔ میں ان کے دروازے پر کھڑا ہوا اور اُن کے اہل بیت ہانگ کر ان کے میں چپ گیا۔ اور انہیں بے ہوش کر دیا۔ اس کے بعد ایک مدت تک ہرقہ میں سکونت پذیر رہا لیکن ان کے پاس نہیں گیا۔ اسی اثنا ایک دن طلعت میں میں نے دیکھا کہ ایک قاضی کے لباس میں وہ اپنی سواری پر سوار ہیں۔ مجھے دیکھ کر میرے پاس آئے اور مجھے سمجھانے لگے اور مجھے ایک شخص کے سپرد کیا کہ وہ مجھے ان کے گھر تک پہنچا دے۔ اپنے گھر میں بیٹھنے کے بعد انہوں نے ہم سے دریافت کیا کہ وہ کون سی چیز ہے جس نے تم کو میرے پاس آنے سے باز رکھا جب کہ مجھے یہ اطلاع ملی تھی کہ تم ہمیں ہو۔ میں نے کہا کہ آپ نے اپنے آقا و متنا لیکن آپ سے چپ گیا۔ یہ چیز انہیں بیٹھا نگہ کر موری اور کہا کہ اگر کسی نے تم کو چپ یا یہ کہنے پر مجھے یہ گمان ہوا کہ وہ شاید چپ نہ ڈالے۔ کو سن کر وہ یہاں پہنچتے ہیں تو میں نے انہیں اس شخص کے حلق نہیں دیتا، انہوں نے مجھ سے کہا کہ جب تم یہاں کیا ہی نہیں ہے تو ان تمام لوگوں پر اعتماد کرنا ہوں اور اس کے بعد انہوں نے تمام لوگوں کو دعا میں دیں اور کہا کہ تمہارے حلق ابو محمد کو میں باہر نہیں کروں گا کہ تم نے مجھ سے جواب کیا تھا اس کے بعد میں آپ کے پاس برابر آیا کرتا تھا یہاں تک کہ ان کے پردے کے پاس تک پہنچ جاتا اور ان کے سامنے کے سلام کرتا تو محمد بن حسن خراسانی کے آواز آتا تھا اُٹھو!

ذکر وہ بالا واقعہ سے یہ واضح ہے کہ وہ تکبر نہیں تھے بلکہ وہ عوام کے ساتھ خوش رفتاری اور کثرتِ ادب سے پیش آتے۔ اور ہر جواب کا ذکر ہے تو یہ ایک انتظامی مسئلہ تھا جس کا سلسلہ اسوی سے عباسی دور تک چلتا رہا۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ لوگ جیل سے رہنمائی کرتے تھے۔

محمد بن حسن سلاطین اور بالترگوں کے اذیت و ستم سے ہرگز خوف نہیں

کہاتے تھے حکومت جہاں کیجئے سترے دو راہ ہارون الرشید کے عصر اقتدار میں عموماً کو دار  
 القضاہ اور دارالافتاء سے ایک طرح ملت کے لئے دو ک دیگدا ایسا اس نے کیا گیا کہ  
 انھوں نے طاعی کی پناہ کے مسئلہ میں اپنے واضح نقطہ نظر پیش کیا تھا جو تاریخ ابن جریر  
 طبری اور کتاب الصیرری میں مختلف سناو کے مختلف طریقوں سے مذکور ہے۔ بطور مثال  
 کتاب الصیرری سے یہ چیز نقل کی جا سکتی ہے۔ ابو عبد اللہ نے کہا کہ عمر بن ابراہیم مدنی نے  
 ہمیں خبر دی کہ انھوں نے کہا کہ قاضی ابوبکر نے ہم سے بیان کیا۔ انھوں نے کہا کہ ہم سے  
 احمد بن حنبلہ ثقفی نے بیان کیا۔ انھوں نے کہا کہ ہم سے ابو حاتم عبدالمسید بن  
 عبدالمعز نے بیان کیا۔ انھوں نے کہا کہ مجھ سے بکر بن محمد الحمی نے بیان کیا۔ انھوں  
 نے کہا کہ مجھ سے محمد بن ساعد نے بیان کیا۔ انھوں نے کہا کہ میں نے محمد بن حسن کو بچتے  
 ہوئے سنا کہ جب ہارون الرشید مرقہ آیا تو مجھے طلب کیا گیا اور میں اس کے پاس گیا  
 وہاں حسن بن نریان، ابوبختری، وہب بن وہب، واپ ابو یوسف کے انتقال کے بعد  
 قاضی القضاۃ تھے موجود تھے۔ میرے سامنے وہ امان پیش کی گئی جسے یحییٰ بن عبد اللہ  
 بن حسن ابن حسین بن علی بن ابی طالبؑ کے لئے لکھی گئی تھی میں نے اسے پڑھنے  
 کے بعد اللہ کے واسطے اور دار آخرت کو ترجیح دی اور بتایا کہ ایک موکلہ ماں ہے جس  
 کے توڑنے کی کوئی سبیل نہیں ہے۔ (ابن ابی العوام کی روایت طحاوی کے لفظوں میں  
 اس طرح ہے طاعی نہایت زور زد سے کہہ رہا تھا کہ اس کے سر پر گنگہ پائے ہاں تھے  
 اس بات پر تلوار بھی اٹھا لی ہو مگر کو یہ اطلاع دے رہا تھا کہ ہارون نے اسے امان عطا  
 کی ہے، چنانچہ ہارون نے فوراً یہ دہا میرے ہاتھ سے لے کر حسن بن زیاد کے سپرد کیا  
 اور انھوں نے اسے لٹا اور نہایت ہمت آور میں کہا کہ یہ امان ہے۔ ہارون نے  
 ان کے ہاتھ سے بھی پھین کر ابوالقزی کو دیا، انھوں نے اسے پڑھ کر بتایا کہ مجھے اس  
 کی امید نہیں تھی اور میں ذاتی طور پر اس معاہدے سے خوش نہیں ہوں۔ کیونکہ یہ  
 ایک برا شخص ہے وہی ہے جس نے عسا کو توڑ ڈالا، مسلمانوں کے خون بہائے اور  
 کیا دیکھا، اس نے ایسے شخص کے لئے کوئی امان نہیں ہے۔ اس کے بعد اپنا ہاتھ

اپنے غور و فکر کے لئے، اس صورت حال کا میں مشاہدہ کر رہا تھا، اتنے میں انھوں نے  
چاقو نکالا اور امان کے کافقہ کے دو حصے کر دیئے اور اسے خادم کو سپرد کرنے کے بعد  
دشید کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ میں اسے طلبی قتل کروں گا اور اس کا خون  
میری گردن پر ہے (محمد بن حسن نے کہا کہ ہم لوگ مجلس سے چلے گئے تو دشید کا پہلی  
میرے پاس آیا اور مجھے بتایا کہ میں نہ تو کوئی فتویٰ دوں اور نہ ہی کوئی حکم صادر کر سکتا  
اور دوسری رہایت میں ہے کہ بعد از ظن ہر دی کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کے لئے فتویٰ  
دیں، میں بھی صورت حال سے گزر رہا تھا کہ میں ام جعفر کے پاس گیا، وہ دیکھ کر  
میری طرف متوجہ ہوئیں اور ان کے انداز سے مجھے معلوم ہوا کہ مجھے فتویٰ دینے سے منع  
کر دیا گیا ہے، چنانچہ اس مسئلہ پر انھوں نے (اور ان دشید سے بات کی تو اس نے  
مجھے اجماعت دیدی) محمد بن حسن نے کہا اے ایک دفع میں بعد دیگر حضرات (اور ان دشید کے گھر  
میں تھے) دریں اثنا مجھے ابو بختری پر حیرت ہوئی کہ وہ حاکم ہیں اور وہ ان چیزوں کا  
فتویٰ دیتے ہیں جن سے میں روکتا ہوں۔ اور ان کی گردن پر ایک مسلم شخص کا خون  
ہے اس پر انھوں نے چاقو لے کر حملہ کیا تھا جو ان کے مونہ میں بھی تھا۔ محمد بن حسن  
نے کہا کہ اس وقت دشید نے مجھے قتل نہیں کیا تھا، وہ خود ایک مدت کے بعد جیل  
میں انتقال کر گیا اور دوسرا قتل یہ ہے کہ دشید نے اسے قتل کیا تھا ہے

محمد بن سماعہ نے ایک حدیث روایت کی ہے کہ اس واقعہ کے بعد دشید محمد بن حسن  
سے قریب ہو گئے اور ان سے ملی کر انھیں قاضی القضاۃ بنا کر اپنے ساتھ مری شہر  
لے گئے، جہاں پر ان کا انتقال ہوا۔ ابو بکر علی نے ایک حدیث میں فرمایا کہ جس وقت  
محمد بن حسن نے صحت امان کا فتویٰ صادر کیا تو ابو بختری نے اس کے قتل کے کا حکم  
کیا اور اپنے لئے اس کے ثمن کو جائز قرار دیا۔ تو یحییٰ بن عبد اللہ الشطابی نے کہا کہ  
امیر المؤمنین آپ کے مفتی محمد بن حسن ہیں اور ان کا فتویٰ میں ایک خاص مقام ہے

اور میری اماں کے باب میں بھی ان کا موقف درست ہے۔ جب کہ ابو بخری آپ کے اے قول نے کہنے کا کہتا ہے۔ اس شخص کے متعلق اور اس کے فتویٰ کے باب میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جبکہ اس کے والد مدینہ میں طہل جی تھے۔

اور میری نے بھی کہا کہ ابو بکر دامتہا نے ہمیں خبر دی، ابو جعفر طہلوی سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ ابو عبد اللہ احمد بن سہل مازی نے ہمیں یحییٰ بن عبد اللہ بن حسن ابن حسن کی ایک حدیث کے حوالہ سے جایا، انہوں نے موسیٰ بن عبد اللہ بن موسیٰ بن عبد اللہ بن الحسن بن الحسن سے روایت کی۔ انہوں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن بن القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق سے روایت کی کہ انہوں نے کہا کہ میں موجود تھا اور ہارون الرشید اور محمد بن حسن کے تمام معاملات کا میں نے خود مشاہدہ کیا اور مزبور یہ کیا کہ جب محمد بن حسن نکل رہے تھے تو زبرد قتلہ رہے تھے قومیں نے ان سے کہا کہ ابو عبد اللہ کیا آپ سر کے زخم کی وجہ سے رو رہے ہیں؟

ہارون رشید نے انہیں روایت سے سدا تو ان کے سر پر چڑھا لگی، یہ عمار شاہ وقت پیش کیا جب کہ انہوں نے مجلس میں ہارون رشید کی خواہش کے علی الرغم فتویٰ دیا۔ خوں ان کے چہرے اور کپڑوں پر بہہ رہا تھا اور ہارون نے ان سے کہا کہ اس کی وجہ سے یہ اقدام اور دیگر ایسے اقدامات ہمارے خلاف کے بنائیں گے اور تم اور ہمہ کے سے دیگر لوگ میرے خلاف ظلم و فسادات بلند کریں گے۔ تو محمد بن حسن نے کہا کہ بخدا اس کی وجہ سے میں نہیں رو رہا ہوں بلکہ مجھے اپنے ضعف و عجز پر رونا آرہا ہے۔

تو میں نے ان سے پوچھا کہ آخر وہ آپ کی کون سی بیماری ہے؟ جب کہ آپ اس سطح ارض پر ایک دیسے بلند مقام پر کھڑے ہیں کہ جہاں تک کسی اور کی رسائی ممکن نہیں تو اس پر محمد بن حسن نے کہا کہ میرے لئے سزاوار تھا کہ جس وقت ابو بخری جو کہ کہہ رہا تھا اس وقت کا میں نے اس سے میں پوچھا کہ یہ تم کہاں سے

کہہ رہے ہو یہاں تک کہ دلائل کی روشنی میں اس کے فتویٰ کے فساد کو واضح کرتا ہے

ابن البراء العام کی سند میں محمد ساجد سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ ہارون نے محمد بن حسن کی کتابوں کا جائزہ لینے کے لئے لکھا۔ اس خوف سے کہ ان میں کوئی ایسا مواد تو نہیں جو طلبہ کو لغت پر آمان کرے، تو محمد نے مجھے کہا کہ اسے ابو جعفر یعنی ابن ساعدان کے ساتھ اس کام میں مصروف تھے صرف اللہ ہی مسائل میں کالی ہے، میں چاہتا ہوں کہ تم میرے نگرہ پر میری کتابوں کی حفاظت کے لئے آؤ۔ ان میں ایسی کتابوں کو مٹا دیا جائے جو ان میں شامل نہیں تھیں چنانچہ محمد نے ان کے حکم کی تعمیل کی اور جب میری کتابوں کا جائزہ لینے کے بعد اس میں کچھ نہیں ملا۔ ایک مجموعہ کے جو حضرت علیؑ کے فضائل پر مبنی تھا اسے ہارون رشید نے کر آئے اور کہا کہ ہمارے پاس اس سے کہیں زیادہ ہے۔ یہ طحاوی نے کہا کہ میں نے بکر بن قتیبہ کو سنا کہ وہ اسے بلال بن محمدی سے بیان کر رہے تھے اور وہ محمد بن حسن سے اور انھوں نے اس میں اتنا اضافہ کیا کہ ہارون محمد بن حسن کی بجانب متوجہ ہوا اور کہا کہ یہ وہاں ہے جسے میں نے خود نہیں لکھا ہے بلکہ کسی سے لکھوایا تو تمہارا اس شخص کے متعلق کیا خیال ہے؟ جس نے خود تو نہیں لکھا بلکہ حکم دے کر دوسرے سے لکھوایا ہو یہ سننے کے بعد محمد نے کہا کہ اگرچہ یہ چیز ایک عام شخص کی جانب سے آئی ہے لیکن وہ باطل میں شریک نہیں سمجھا جائے گا۔ کیونکہ اس نے اسے اپنی مرضی سے انجام نہیں دیا ہے۔ اور اگر بادشاہ ہے تو وہ باطل میں شریک تصور کیا جائے گا کیونکہ بادشاہ کا ہر فرمان اس کے حکم ہی سے صادر ہوتا ہے۔ یہ سننے کے بعد ہارون رشید غصہ و غضب میں پھریا اور جو کچھ اس کا پس چلا وہ اس نے کیا۔

محمد بن حسن جب دوبارہ منصب قضا پر مقرر ہوئے تو ام جعفری کو

۱۔ تاریخ الامانی میں محمد بن قاسم لکھوی ۲۷۲ھ کے ایضاً ۲۷۲ھ اور بغداد میں ۲۷۳ھ

۲۔ تاریخ الامانی میں ۲۷۳ھ، مناقب لکھوی ۲۷۲ھ۔

ہے ان کے اور ہارون رشید کے مابین موجود تمام اختلافات رفع ہو گئے اور وہ ہارون  
 اہل بیت کے اثرات کے باوجود اپنے موقتہ نظام سب سے اور ان سے قربت کے باوجود اپنے  
 زہد و تقویٰ کے محافظ بن رہے اور ان کی مطاعت و فرمانبرداری کے راستے سے تعلق  
 کو کبھی قریب نہ آنے دیا۔ یہ ایک دوسرا واقعہ جس سے میری باتوں میں مزید وزن پیدا  
 ہوتا ہے جسے میں نے کتب التہذیب سے نقل کیا ہے: "علیٰ بن سعید روایت ہے کہ انھوں نے  
 ابو حازم سے، انھوں نے یحییٰ بن محمد بن سعید انھوں نے محمد بن سماعہ سے روایت کیا کہ  
 انھوں نے بتایا کہ محمد بن حسن کے ساتھ ہارون الرشید کے گھر میں تھے، اسی دوران  
 ہارون رشید ہم لوگوں کے پاس آیا، تو تمام لوگ اس کی طرف رخ کر کے کھڑے ہو گئے  
 بجز محمد بن حسن کے کہ وہ اپنی جگہ سے نہ ہٹے، ہارون رشید ان کی طرف دیکھنے لگا، چنانچہ  
 جب وہ داخل ہوا تو تمام لوگوں کے پاس اسوا انھیں اس نے حکم دیا، تو میں نے محمد بن  
 سماعہ پر دے دل میں کہا کہ وہ تمام لوگوں کو یہاں سے ہٹانا چاہتا ہے تاکہ ان کے  
 کھڑے نہ ہونے پر انھیں سزا دے سکے۔ جب ہارون رشید کے پاس سے محمد بن حسن  
 واپس آئے تو میں بھی ان کے ساتھ ان کے گھر تک گیا اور ان کی خیریت دریافت  
 کی تو انھوں نے کہا کہ جب میں اس کے پاس گیا تو اس نے مجھ سے کہا کہ میں بنی  
 قریظ کے جنگجو گروہ کو قتل کرنا چاہتا ہوں اور ان کے تمام لوگوں کو ملاقہ میں کرنا چاہتا  
 ہوں میں نے اس سے دریافت کیا کہ امیر المؤمنین! آخر ایسا آپ کیوں کرنا چاہتے ہیں؟  
 جب کہ عمر بن الخطابؓ نے اسی صورت میں ان سے کہہ کر شرائط برصاالت کر لی تھی تب  
 اس نے مجھ سے کہا کہ عمرؓ نے ان سے صرف اس بنا پر صلح کی تھی کہ وہ اپنے بچوں کو  
 پتھر میں نہیں رنگیں گے لیکن انھوں نے اپنے بچوں کو رنگا جس کی وجہ سے اس  
 لان سے نکل گئے تو میں نے اس سے کہا کہ اپنے بچوں کو پتھر میں رنگنے کے بعد بھی ہشر  
 لے انھیں ماہان دی، تو اس نے یہ دلیل دی کہ عمرؓ نے ان کو پناہ نیز کسی شرط کے دی  
 تھی۔ پھر اس نے مجھ سے کہا کہ عمرؓ نے ان سے جنگ کا ارادہ صرف اس لئے ترک  
 کر دیا تھا کہ ان کی مدت بہت محدود تھی۔ میں نے اس سے کہا کہ مدت ضرور محدود تھی

تھی لیکن آپ کے بعد دو عادل امام آئے جن کی مدت حکومت بہت طویل رہی چنانچہ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ نے ان پر کبھی چڑھائی نہیں کی۔ اس پر اس نے یہ دلیل دی کہ ان دونوں حضرات نے فیتر کسی شرط کے ان سے صلح کی تھی اور اس کے بعد مجھ سے اس نے کہا کہ یہاں سے نکل جاؤ پتہ

ابن حلیہ کے طریقے سے میری نے اپنی روایات میں کہہ اناذ کیا ہے۔ ہارون رشید نے مجھ سے پوچھا کہ تم کو اس کی ہر بات کو لوگوں کے ساتھ کھڑے نہیں ہوتے تم نے کہا کہ مجھے یہ چیز ناگوار گذرتی ہے کہ میں اس طبقے کے ہر نکل آؤں جس میں تم نے مجھے شامل کیا ہے۔ مصلیٰ تم مجھے اہل علم میں شمار کرتے ہو اس لیے یہ چیز زیب نہیں دیتی کہ اس طبقے کے نکل کے خدا کے طبقے میں شامل ہو جاؤں جو اہل علم میں شامل نہیں ہیں۔ تمہارے پیارے بھائی مصلیٰ اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ جو یہ چاہے کہ لوگ اطاعت میں اس کے لئے کھڑے ہو جائیں تو وہ اپنا شکار جہنم میں بند لگاؤ۔ حضور مصلیٰ اللہ علیہ وسلم نے علماء کے پیچھے چلا لیکن اگر کوئی شخص حق کی گفتگو اس بادشاہ کے اہواز کے لئے کھڑا ہوتا ہے جو دشمن کے لئے خطرناک ہے تو کوئی سزا نہیں اور جو معرفت سنت کی تاباں میں بیٹھا رہا تو یہ ان کے لئے باعثِ نسیب و آرائش ہے۔ اس پر ہارون رشید نے کہا کہ آپ نے درست فرمایا ہے

ذکورہ تمام باتوں سے راہِ حق پر ان کی استقامت اور استقلال کا اندازہ ہوتا ہے، مسلمین اور نصاریٰ سے ان کا برابر کا تعلق رہا باطل کا پردہ قاسم کرنے میں ان کا موقف بالکل نمایاں ہوتا، باطل کے راستے میں کوئی دشوار ترین منزل آتی تو اس میں کسی نرمی اور مہارت کا ثبوت نہ دیتے، علم اور دین کی خدمت کے لئے ان کے اندر بہت سچا جذبہ تھا۔



دوسرا باب

محمد بن حسن شیبانی — علمی پہلو

۱۔ شیوخ

۲۔ تلامذہ

۳۔ وفات









بنی خلام، زفر بن قریظ، اسماعیل بن ابراہیم حمل، فضیل بن زفر، حسن بن حماد، یونس بن علی  
اصحاق بن یونس، محمد بن ابی العباس ہمدانی، محمد بن یحییٰ صالح، عیسیٰ بن حمید الطائی،  
ابو قحزوفہ بن سعید، ہمدانی، احمد بن زید، حماد، ابن نمیر، شیبہ

## ملینہ

مالک بن انس، ابو ماریہ، زکریا، دست، قتیبہ، تھے، اور دیلمی، پختوت کے عہد، علم شام  
کے کھاتے، شمس الدین الدمشقی کے مطابق، قتیبہ است تھے، ان سے بے شمار لوگوں نے  
حدیثیں روایت کیں، بنی انصاریں نے کبھی فتویٰ نہیں دیا، سب کے حیدر، حرم، علماء نے یہ شہادت دی کہ وہ  
فتویٰ دینے کے اہل ہیں۔ انصاری نے اپنی زندگی کا ایک طویل حصہ شہر سوئی میں حیرت کے ساتھ  
بسر کیا، اور خلافت میں خلیفہ ہارون رشید کے دور میں ان کا انتقال ہو گیا، آپ کی حدیث شاہ  
فتویٰ میں زبردست حاکمیت کا ذکر امام شافعیؒ نے ان افعال میں کیا ہے کہ علماء، محدثین، چھوٹے  
مالک ان میں ستارہ کے مانند نظر آتے۔ اور کوئی بھی میرا زنا نہیں سمجھتا جس نے مالک کو چھوڑ  
کر غیر راہنما کیا، ہر کچھ چنانچہ مشرق و مغرب کے متعدد علماء نے ان سے استفادہ کے لئے ان  
کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان میں سب سے امام محمد بن حسن شیبانیؒ اور امام شافعی  
کا رہا جاتا ہے، پھر

امام مالکؒ کی یہاں سفر کر کے جانا اور انہی کی زبان سے احادیث کی سماعت

جس وقت محمد بن حسن نے موطا کا مطالعہ شروع کیا تو عہد مہدی کے اوائل ہی میں  
ان کی مشہوریت عام ہو گئی۔ امام مالکؒ کے پاس جانے کے بعد انہوں نے تین سال قیام

۱۔ ترمذی، المعجم، ۱/۱۱۳، الفہرست، ص ۲۷۹، مستخرج السواء، ۲/۴۳۶۔

۲۔ الفقہ الاسلامی، دخل المدخل، نظام المصنفات، فیہ، محمد بن یوسف، ص ۳۳۱۔

۳۔ مستخرج السواء، ۲/۴۳۶۔ ۴۔ یونان، الانالی، ص ۶۰۔

کیا۔ بخلاف مسند امام ادرث انھوں نے امام مالک سے سختی ان کی تعداد تقریباً سات سو تک پہنچتی ہے۔ اس کی صحت کی تصدیق انھی سے روایت کردہ اختلاف طرق سے ہوتی ہے۔ اس سطر کی دوسری صورت کے تمام شیوخ کے سختی گئی، جن کا اعتقاد یہ ذکر ہے کہ امام ابن شبرہ سے گزشتہ مسند میں چار سو احادیث میں اختلاف ہے اس کا بھی اندازہ ہو جائے گا۔

موطا کی تقریباً بیس روایات ایسی ہیں جس کی روایت ابو کی کے باب میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ جن میں سے بعض کی طرف ابو قطنی نے اپنے اس جز میں اشارہ کیا ہے جو مختلف سطروں کے اختلاف اور اتفاق پر مبنی ہیں۔ محمد بن حسن کی روایت کردہ موطا بہترین موطا میں داخل ہے۔ لیکن اسلوب کے لحاظ سے اسے اخیر نہیں ہے کیونکہ انھوں نے تین سال کی مدت میں نہایت کثرت فقہاری کے ساتھ اس کی سماعت امام مالک کے الفاظ میں کی۔ اور اب احادیث کے ذکر کرنے کے بعد وہ یہ بھی دیتے ہیں کہ ان میں سے کئی احادیث کو عراقی فقہاء نے لیا ہے اور کن کی مخالفت کی ہے اور جن احادیث کی مخالفت کی گئی ہے وہ انھیں نہایت سہیدگی سے پیشے اور ان پر غور کرتے کہ مخالفت کے سبب کیا ہیں؟ محمد بن حسن موطا کی سماعت کے بعد یہ دیکھتے تھے کہ کیا ان کی آراء میں کوئی ایسی چیز ہے جو کمالی قبیل مذہب انھوں نے کتاب الحج - طاعت کی جمالی دیر کے خلاف دلائل کی حیثیت سے شہر ہے۔

امام محمد بن حسن اور مذہب سختی کی مخالفت و عداوت میں ان کے مخالفین و متعصبین نے بہت سے ناگوار قصے وضع کئے جن کا باجموع ملّا اکرام کی ذمہ داریاں انھوں نے امام مالک سے کوئی تعلق نہیں ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بہت سے لوگوں کو درگزر کرنے والا ہے۔

۱۔ بلوغ الامالی: ص ۱۔ ۲۔ ایضاً: ص ۱۰

۳۔ ایضاً: ص ۱۳ ۴۔ ان طبعی واقعات اور امام مالک پر ملنے والے شیعہ

کے لئے دیکھئے: بلوغ الامالی ص ۱۱-۱۳۔

## دیگر شیوخ

ابراہیم بن یحییٰ، حمید اللہ بن عمر بن سلیمان، محمد بن طلال، الصخرک بن خثیم، اسماعیل بن داؤد، عطاء بن خالد، اسحاق بن حارث، ہشام بن سعد، ساسا بن زید، اللخثی، وکد بن قیس، القراء، جلی بن ابی جیس، یزید، حمید الرحمن بن ابی الزناد، محمد بن حمید الرحمن بن ابی رجب، ابو نعیم بن عواک۔

## مکہ

سیدان بن حنیفہ الکوفی، تنزیل بن اسماعیل بن حمید الملک، طلحہ بن عمرو، سعید بن سلیمان، ابراہیم بن یزید، الاموی، دکرید بن اسحاق، ابو عبد اللہ بن عبد الرحمن بن اسلم، الشقی، الحارثی، یحییٰ

## بصرہ

ابو نعیم عبد الرحیم بن النعمان البصری، ہشام بن ابی حماد، عبد اللہ بن مسیح، ابو جعفر، اسماعیل بن عبد الرحمن، سعید بن ابی عروہ، ساسا بن ابراہیم البصری، ابو الہدک بن خضالہ۔

## واسط

عباد بن السوام، شریح بن الجراح، ابو الہدک، عبد الملک التمیمی۔

## شام

ابو عمرو عبد الرحمن الکلازلی، محمد بن راشد الکوفی، اسماعیل بن عیاش المعصی، ثوبان بن یزید، ابو شقی۔

## خراسان

محمد اللہ بن الہدک۔

## یہامہ

ایوب بن قیس التمیمی۔

۱۔ بلوغ الامانی ص ۱۔ ۲۔ بلوغ الامانی ص ۲۔ ۳۔ ایضاً: ص ۲۔

۴۔ ایضاً: ص ۲۔ ۵۔ ایضاً: ص ۲۔ ۶۔ ایضاً: ص ۲۔



ذکر وہ ہاکشیروغ کے علاوہ بھی کچھ اور لوگوں سے انھوں نے روایت کی ماحول نے اپنے معاصرین اور دیگر لوگوں سے بھی روایت کرنے میں کسی بے رنجی کا اظہار نہیں کیا۔ عجیب چھ تو یہ عظیم لوگوں کی شناخت ہے جو اپنے چھوٹوں سے روایت کرنے میں کسی کسری کا احساس نہیں کرتے بلکہ

عزیزانِ کرامت اعلیٰ نے کساٹی سے حاصل کیا اور کساٹی نے اسی طرح ان سے فتوہ کی تعلیم حاصل کی ہے

فمن یست کے لئے انھوں نے جو شخص کے سامنے ذالو تلمذ تہر کیا، واقعی محمد بن عمرو بار محمد بن حسن کی خدمت میں آیا کرتے تھے، اور ان سے منادی کا علم حاصل کیا کرتے تھے اور وہ ناقدی سے الجاح الصغیر پڑھا کرتے تھے یہ

### تلامذہ اور استفادہ کرنے والے احباب

دنیا کے گزرتے گزرتے میں محمد بن حسن کی شہرت عام ہو گئی تھی اور مختلف جگہوں سے اگر لوگ آپ کی تصانیف کو حاصل کرتے، اور دراذ شہروں سے لوگ چل کر آپ کی خدمت میں فتوہ کی تعلیم کے لئے حاضر ہوتے، آپ اجتہاد کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے، وہ مستقل اپنا سلسلہ امام ابو حنیفہ سے منسوب کرتے، تاکہ میدانِ فتوہ میں ان کی عظمت کا ادراک کر سکیں، وہ اس کا اظہار بار بار نہیں کرتے تھے مگر ایسا شخص جو کہ ان کے مراتب سے واقف نہ رہا اس کے سامنے غرور و تصد بار اس کی وضاحت کوئے کبیر خالق امام اعظم سے ہے۔

پکا پرچہ قرآن کے تلاذ کا استفادہ ممکن نہیں ہے یہاں پر ہم ان کے تلامذہ اور ان کے ان رفقاء کا ذکر کریں گے جنہوں نے ان سے استفادہ کیا۔

ابو حفص النکیر البیہاری محدث جنس انجلی ہے۔ میں جس سے بخاری نے اپنے نسخہ کے قبل اہل الرامی اور جامع اشوری کی فتح بھی پڑھی۔

ابو سلیمان موسیٰ بن سلیمان البیہالی، یہ وہ ہیں جن کے توسط سے پورے مشرق و مغرب کی اصلاح ستہ عام ہوئی ہے۔

ابو عبد اللہ محمد بن ادريس الشافعی مکتبہ جنسوں نے محمد بن حسن سے درس حاصل کئے اس میں کسی دو کا بھی اختلاف نہیں ہے، انھوں نے ہر ایک طور سے ان کی صحت اختیار کی اور اپنی تصانیف کو ضائع کر دیا۔ اور اس پر ساتھ دینا صرف کئے انھوں نے محمد بن حسن سے بے پناہ چیزیں نقل کیں، اور سوائے ان کے سنے کے اور کوئی کام نہیں کرتے۔ محمد بن حسن کے یہاں علم احوال دونوں کی کثرت تھی۔ تو ابی نے اپنی "اللائحات النکیرہ" میں مذکور کیا ہے کہ ابی علی الصوائف نے کہا کہ مجھ سے محمد بن حسن نے بیان کیا کہ میں نے ابو حنیفہ سے سنا ہے کہ وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے شافعی کو محمد بن حسن کے پاس دیکھا انھوں نے امام شافعی

۱۔ ابو غافانی: ص ۹۔ ۲۔ امام شافعی چار دائر میں علیحدہ ہیں: حاشیہ میں

پیدا ہوئے اور کہیں مسلم بن خالد الزنجی سے فتویٰ تعلیم حاصل کی، اس کے بعد دین کا سفر کیا اور اس وقت چھ سال کے تھے۔ انھوں نے صلی اللہ علیہ وسلم کا کٹ کے سامنے پیش کیا اور ابیہم بن محمد ابی یحییٰ الاسلمی سے سنا اس کے بعد کہ گئے محمد بن ابی یحییٰ سے سنا کہ ابیہم بن محمد گورنروں کے یہاں کام کی فرض سے یمن گئے کیونکہ اس وقت وہ بیت ثعلبی سے تشریف لے رہے تھے یمن میں مستقل کاموں میں بیٹھا رہے لیکن علم سے بے پروا نہ ہوئے۔ اس کے بعد ان پر طلوع اولیٰ کی تہمت پڑی تھی جس کی بنا پر وہ شام میں عراق میں آگئے اور سبب صحت ان کے علم پر ہو گئی تو انھوں نے فتویٰ تعلیم دینا شروع کر دی۔ اور وہ اس وقت محمد بن حسن کے پاس تھے ابو غافانی: ص ۲۰۔ تاریخ الخلفاء العربیہ: ص ۱۶۶-۱۶۷۔

طبقات الفقہاء الشیعہ: ص ۳۰-۳۱، الانشراح: ص ۶۵-۶۶، طبقات

الشافعیہ لابن دہان: ص

کہ پچاس بیٹے مل گئے اور اس سے قبل انھیں پچاس سو سو پیش کئے اور ابو علی انصاری نے  
منزویہ کہا کہ علم کے خلاقی محمد بن حسن کی محبت کو اختیار کرنا چاہتے ہیں عیدہ خزانہ میں  
کریں نے شافعی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے محمد بن حسن ایک دانش کی بھاری بھرے  
بڑا بر نقل کیا اور جب میں نے انھیں علم حدیث کا تہذیب کیا تو انھوں نے کہا کہ کسی سے  
کچھ طلب نہ کرنا تو اس پر انھوں نے کہا کہ جب آپ کی محبت مجھے حاصل ہے تو کسی  
اور سے کچھ طلب کرنے کی کیا ضرورت ہے اور آپ نے کبھی اپنے اسماں کو جتایا نہیں  
محمد بن حسن کا اپنے تمام ائمہ کے ساتھ یہ برتاؤ ہوتا ہے

امام شافعی فرماتے تھے کہ لوگ میری اس فقہ کے قائل تھے جو میں نے محمد بن حسن  
سے حاصل کی تھی۔ اور وہ بھی فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے دو لوگوں کے ذریعہ میری حد  
کی حد شریعت میں عیدہ خزانہ اور فقہ میں محمد بن حسن کے ذریعہ۔

امام شافعی فرماتے تھے کہ محمد بن حسن کے متعلق یہ کہا کرتے تھے کہ میرے اوپر علم اور اسباب دنیا  
کے سلسلے میں جس قدر اسماں محمد بن حسن کا ہے اتنا دنیا میں کسی اور کا نہیں۔ یہ مختصر اوقات  
وہ ان کا ترجمہ کے انداز میں ذکر کرتے کہ یہ تمام چیزیں اس بات کی حمایہ کرتی ہیں کہ وہ امام  
محمد کا عیدہ خزانہ و تقسیم و تکریم کرتے تھے۔

رہے وہ خیال اور نگاہ اور سناٹے مناظر اور بے شمار لایق استاد تو کیا یہ ایک  
شاگرد کے لئے اپنے شیخ کے ساتھ ممکن ہے، ہرگز نہیں۔ امام شافعی اور محمد بن حسن کے  
مابین دونوں ماسماں کی محبت معروف و مشہور تھی اور امام شافعی کی عطا کردہ ان کا  
بند محبت اور کردار لوگوں کی نظروں سے غفلت نہیں ہے۔ اللہ نے انھیں بغض و حسد اور  
کذب و تحسب سے کافی دور رکھا ہے۔

۱۔ تاریخ الامانی، ص ۲۳

۲۔ تاریخ الامانی، ص ۲۳۔

تاریخ الامانی، ص ۲۳-۲۴۔

## تلامذہ

ابو حنیفہ قاسم بن سلام کہلوری، عمر بن ابی عمرو المروانی، محمد بن ساعد التیمی، علی بن  
 مسدد بن شداد الدقاق، یحییٰ بن منصور الرازی، ابو بکر بن ابی مقاتل، احمد بن القزازی  
 القیروانی، دیمان بن ذویب، مالک، محمد بن مقاتل الرازی، ابن جریر الطبری، کثیر بن ابی بن  
 مسیین المظفری، رجس اور تہذیب کے امام علی بن مسلم الطوسی، موسیٰ بن نصر الرازی،  
 شہدادر بن حکیم البغلی، الحسن بن حرب الدقاق، ابن جبلی، ابو العباس حمید، ابو التوبہ ریح بن  
 یاقین الحلبی، حمید بن عیسیٰ بن ابی حمید الدروسی، ابو یوسف مروزی، جرید الجری، مصعب بن عبد اللہ  
 الزبیدی، ایوب بن الحسن النیسابوری، خلعت بن ایوب البغلی، علی بن مسیح، مختار بن  
 عنیدہ، علی بن مہران، عمر بن حمیر، یحییٰ بن اکثم، ابو عبد الرحمن المویز، مؤدب، ال شیبہ  
 ابو جعفر احمد بن محمد بن مہران النوسی، ہارث بن موطاکی، روایت کی شیبہ بن سلیمان  
 الکلیسانی، امام بن الکیسانیات کی روایت کی، علی بن صالح البرجانی، امام بن البرجانی  
 کی روایت کی، اسماعیل بن ابی القزوزی، امام بن ابی الکثیر کی روایت کی، ابو بکر ابراہیم  
 بن رستم الرازی، امام بن الشوارز کی روایت کی، ابو بکر زکریا بن علی بن صالح الجعفی، الحسن  
 زقاری کے شاہی شیوخ میں سے، ابو موسیٰ جینی بن بابان البصری، جن سے "الحج علی  
 الی مدینہ" کی روایت کی گئی ہے، ماوردی، کتاب الحج، التیجور، کتاب الحج علی مدینہ  
 کے مولف ہیں، ابن کے علاوہ کتاب الحج، الکبیر، کتاب الحج، الصغیر اور کتاب الحج، علی بن  
 والشافعی کی شریعت قبول، الاشیار کے مولف ہیں اور سفیان بن عیان، ابی عبدی، کتاب الحلی  
 کے مصنف، جیسی اہم شخصیات آپ کے تلامذوں میں شامل ہیں۔ جینی بن بابان نے آپ  
 سے فقہ کی تعلیم حاصل کی اور آپ کی شخصیت سے پوری طرح وابستہ ہو گئے۔

اور بہت سے آپ کے مباحثوں نے بھی آپ سے روایت کی ہے، چنانچہ محمد بن  
 عمر الواقدی نے بھی آپ سے روایت کی ہے۔ جس طرح کہ خود انہوں نے واقدی سے نقل کیا

کی ہے۔ اس سلسلے کو ہمیں ہمیں ختم کرنا ہوں۔

## وفات

ابن حاتم اور الخطیب کے مطابق محمد بن حسن کی وفات ۲۳۵ھ میں ہوئی۔ کچھ لوگوں نے سہر کی بنیاد پر ۲۳۵ھ بتایا ہے، مختلف طور پر یہ اتفاق کیا جاتا ہے کہ ۲۳۵ھ میں آپ کا انتقال ہوا اور اس کے علاوہ النیاط، الخطیب اور دوسرے لوگوں نے جو ۲۳۵ھ بتایا ہے، یہ بھی درست نہیں ہے۔

ابن ہشام کی روایت ہے کہ انھوں نے بتایا کہ ابراہیم بن عوف الخوی کے مطابق محمد بن حسن اور الکسانی دونوں شخصیتیں ایک ہی ساتھ بمقام "الری" ۲۳۵ھ میں اس دنیا سے تشریف لے گئیں۔ ان دونوں حضرات پر ہارون الرشید نے اپنے تاثرات کا اظہار ان لفظوں میں کیا ہے: "فقد اوزیان علی کوثری" میں دفن کر دیا۔ اس سلسلے میں ایک قول یہ ہے کہ پہلے محمد بن حسن کا انتقال ہوا اور اس کے دو دن بعد کسانی کا اور ایک قول کے مطابق دونوں کا ایک ہی دن انتقال ہوا۔ واللہ اعلم۔

مناقب الکندی میں مذکور ہے کہ محمد بن حسن کی تدفین "الری" کے قلعہ "محرک" میں ہوئی۔ جو جبل حیرک میں واقع ہے، جہاں سے ہشام بن عبد المزی کا گھر قریب ہے، اسی لئے یہ برابر محمد بن حسن کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ کسانی کا وطن "زہرہ" مگواؤں میں تھا۔ رازی اور کسانی کے گھر کے مابین چار فرسخ کی دوری ہے اور "زہرہ" فرسخ وہاں سے چار فرسخ پہلے اس کے ایک جانب امام محمد کا قیام ہے اور دوسرا

۱۔ بطوغا لسانی، ص ۷۰۔ ۲۔ تاریخ بغداد، ۲/۱۸۶۔

۳۔ بطوغا لسانی، ص ۷۰۔ ۴۔ ایضاً، ص ۷۰۔

۵۔ تاریخ بغداد، ۲/۱۸۶۔ ۶۔ بطوغا لسانی، ص ۷۰۔

۷۔ انہدالی طبرستان و ص ۱۰۶۔ ۸۔ بطوغا لسانی، ص ۷۰، ذیل قریب مگر کی ۱۸۶۔

جانب امامکساں کا قیام ہے۔ اور یہیں سے اردن و شہد سمرقند کے رافع بن اللیث بن نصر بن سہارے جنگ کرنے کے لئے گئے۔ وہی نے اپنے جزیر میں یونس بن عبدالاعلیٰ بن انھوں نے علی بن مسعود سے اور انھوں نے داؤدی سے جس کے مکان میں محمد بن الحسن کا انتقال ہوا روایت کیا ہے کہ انھوں نے کہا کہ میں محمد بن حسن کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ مرنے کے قریب تھے، مجھے دیکھتے ہی وہ پٹے تو میں نے ان سے کہا کہ آپ صاحب علم ہوتے ہوئے روہ ہے میں تو انھوں نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے تھوڑا سا موقع دے اور مجھ سے پہلے چھ کدوی "آسنے پر کس چیز نے مجھے قانا دیا ہے میرے دوستوں میں جہاد کے لئے یا میری خوشنودی حاصل کرنے کے لئے تو میں کیا جواب دوں گا؟ اس کے بعد آپ کی روح پرواز کر گئی۔

صمیری نے کہا کہ محمد بن محمد بن ابی رجا سے انھوں نے اپنے والد سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے محمد بن حسن کو خواب میں دیکھا تو ان سے سوال کیا کہ آپ کہاں چلے گئے؟ تو انھوں نے کہا کہ میرے لئے مسفرات کی دعا کیجئے۔ میں نے کہا کہ میں نے تو انھوں نے کہا کہ مکہ میں نے تم کو حلیہ ظہر میں دیکھا تھا آج ہم سب ان کے لئے مسفرات کی دعائیں کہتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ میں نے یہ بھی ان سے سوال کیا کہ ابو یوسف کے ساتھ کیا ہوا؟ تو انھوں نے کہا کہ وہ ہم سے ایک دوجہ بلند ہیں۔ اس کے بعد امام ابو حنیفہ کے حلق سوال کیا کہ ان پر کیا گزری ہے؟ تو انھوں نے بتایا کہ وہ اعلیٰ علیین میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنی رحمتوں اور سالیوں سے ڈھانک رکھا ہے، اور اللہ نے ان کے علوم و کمالات سے نوازا ہے۔

۱۔ بزرگ اہل اہل: اس ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹،

قیس اباب

محمد بن حسن شیبانی — علمی سرگرمیاں

۱۔ محمد بن حسنؒ کی کتابوں کی اہمیت و خاندان مذہب پر ان کے اثرات

۲۔ بنیادی مصاویع استفادہ

۳۔ تالیفات محمد بن حسنؒ

# محمد بن حسن شیبانی

## علمی سگرسیاں

امام محمد بن حسن کی کتابوں کی اہمیت اور ائمہ اہلبہان کے اثرات

محمد بن حسن کی حرکتیں ہم لوگوں کے سامنے موجود ہیں، ان کے زمانہ کے مسطرطہ سے  
پہلے وہ سوانہ دیکھا گیا ہے اور یہ کتابیں حنفی مذہب کے لئے دستاویز ہیں، ان کا اہلی کتابوں کے  
ذریعہ ان کا کام کرنا مشکل آج بھی موجود ہے، یہ کتابیں بنیادی مصادیق حقیقت پر مبنی ہیں  
اسی لئے انھوں نے ان کی تدوین کے لئے قلم اٹھایا، ان کی یہ کوشش دینی کٹرالی اور  
جہادی علماء کی فوج ہم لوگوں تک منتقل کر دیں۔

عراقی علماء کے پاس ان کی تصانیف عرس کی نظر سے دیکھی جاتی ہیں، کیونکہ وہ  
ایک شہید عالم تھے اور غیر معمولی مہمات کے حامل تھے، اس وجہ سے بھی کہ انھوں نے عراق  
کی فوج کو چھاننے کے لئے جمع کیا اور روایت کے توسط سے نقل کرتے ہوئے بعد میں اسے نفاذ  
لوگوں تک پہنچایا، یہی وہ اسباب ہیں کہ جن کی بناء پر ان کی کتابیں باحفظ صدا اختیار  
کی گئی ہیں، مجلس سے روایت ہے، انھوں نے حسن بن ولید سے روایت کی کہ انھوں نے  
کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ جب سے اہل بصرہ پر ناز کرتے ہیں اور ۷۰۰ ہزار مسائل کے سبب  
فرماتے ہیں کہ میں کوئی کتاب ایک شخص نے قیاس و عقل کی بنیاد پر ترتیب دیا، جسے دنیا بھی  
حسن کے نام سے جانتی ہے اور پھر پچاس سے عاقبت ہے، اس میں ایک نہیں کہ انھوں  
نے بلکہ پندرہ جناس کی، محنت شاق سے دوچار ہوئے، ماوراءات کو دیروں تک پہنچتے  
اور مگر پھر تمام کام اپنے ذہن کے سپرد کر دیا اور تالیف و تصنیف اور تحلیل و تجزیہ کو اپنا



شمارہ نکالیا تاکہ وہ اپنے مذہب اور مسلمانوں کی خوشنودی حاصل کر سکیں۔ ان کے  
 رفقاء میں سے کسی نے سوال کیا کہ تم سوئے کیوں نہیں ہو رہے انہوں نے جواب دیا اٹکی کے  
 سو سکتا ہوں جب کہ اسے مسلک کا ٹکس سوجھیں ہیں اور انہیں جھوٹا سمجھا ہے اور  
 وہ حزیہ محمد بن حسن کے مخلص گروہ ہیں کہ جب کوئی معاملہ ہمارے سامنے پیش آتا ہے تو  
 ہم اسے محمد بن حسن کے سامنے پیش کر دیتے ہیں۔ تاکہ وہ ہمارے لئے اس کی وضاحت  
 کر دیں۔ اس لئے اگر میں خود ہی سو گیا تو اس میں دین کی تضلیع ہے۔ کہ کتب اللہ  
 الامیہ میں مذکور ہے کہ امام ابوحنیفہؒ کے علم کی شہرت محمد بن حسن کی تصانیف سے ہوئی  
 کہا جاتا ہے کہ انہوں نے نو سو نوے کتابیں تصنیف کیں جو تمام کی تمام موطا و فیہ  
 چشتل ہیں۔

یہ بات گمراہی و خبیثہ نہیں کہ تمام کتابیں جن کی تدوین مذہب حنفی کے کباب  
 میں ہوئی ہے وہ سب کی سب محمد بن حسن کی کتب کے زیر اثر ہیں اور الامیہ جو  
 اہل مذہب کی تدوین میں اساسی اہمیت کی حامل ہے وہ محمد بن حسن کی زیر نگہانی  
 تالیف کی گئی۔

امام شافعی نے قدیم جدید موضوعات پر کلمہ محمد بن حسن سے فقہ کی تعلیم لینے  
 کے بعد ہی لکھا۔ اور انہوں نے محمد بن حسن کی کتابوں کی کتابت کی اور ان سے بہت  
 کچھ منظر کر لیا۔ ابن جنبل محمدی کی کتابوں سے مسائل کے جوابات دیا کرتے تھے اور  
 ان کے علاوہ دو سو سے زائد فقہاء بھی ان کی کتابوں کی طرہت ارجح کرتے تھے یہ

## ۲۔ ہندیادی مصادر سے استفادہ

فقہہ اہل حقہ میں محمد بن حسن کے اول شیخ امام ابوحنیفہؒ ہیں اپنی تلک کے اعتبار سے

۱۔ موطا و شرح غیارات الزیادات الفخریہ ص ۶۶ ۲۔ تاریخ اللامانی ص ۶۱۔

۳۔ تہذیبنا صحتی مناقب ابی حنیفہ السید علی ص ۱۱

امام اعظم کے ساتھ جتنے دوسرے محدثین کی تصانیف میں امام اعظم کی ثراوت نمایاں ہیں۔ بطور مثال ان کی کتاب کتاب الآثار سے چند نمونے پیش کر رہے ہیں۔

۱۱۔ ابراہیم حنفی فرماتے ہیں: تمام چیزوں میں عربوں کے ساتھ عربیوں کی شہادت سوائے حدود کے جائز ہے، اور محدث کا خیال ہے کہ حدود کے ساتھ ساتھ تھامس میں بھی جائز نہیں ہے۔ اسی امام اعظم کا قول ہے۔

۱۲۔ قاضی شریعہ کا خیال ہے کہ چار اشخاص ہیں کہ جن کی آپس میں ایک دوسرے کی شہادت جائز نہیں ہے، عورت کی اپنے شوہر کے لئے، اسی طرح شوہر کی اپنی عورت کے لئے، باپ کی اپنے بیٹے کے لئے، اور بیٹے کی باپ کے لئے، پارٹنر کی اپنے پارٹنر کے لئے اور جس کی قذوف میں صدمہ مارا کر دی گئی ہو۔ اور محدث کا خیال ہے کہ یہ بھی وہاں بھی خیال ہے اور امام اعظم کا بھی۔ لیکن شریعت کے سلسلے میں یہ امر خیال ہے کہ پارٹنر اگر اپنے پارٹنر کی شہادت کسی غیر کے لئے دے تو جائز نہیں ہے۔

۱۳۔ المصلد الثالثی: دوسرے فرقے کے سلسلے میں انھوں نے امام ابو یوسف سے استفادہ کیا اور ان کے تمام فقہی خیالات سے بخوبی واقف تھے، انھیں امام ابو حنیفہ کی تمام مؤلفات کی تدوین پر کوشش حاصل تھی اور انھوں نے ان کی آراء کو عام بھی کیا۔ لیکن انھوں نے امام ابو حنیفہ کی کتب کی روایت صرف امام ابو یوسف کے طریقے سے نہیں کیا، بلکہ ان کی روایت دوسرے طرق سے بھی کی، جس کے مظاہر ان کی کتب میں نظر آنے میں ملتے ہیں، بعض روایات امام اعظم سے اور بعض روایات امام ابو یوسف سے، ایسا کہ بعض روایات ابو یوسف سے جو اس سے پہلے چلتی تھیں کہ انھوں نے بعض دوسرے فقہاء سے بھی استفادہ کیا ہے جیسا کہ ان کے شیوخ کے سلسلے میں چیز نظر آتی ہے۔  
چشم حدیث: علم حدیث انھوں نے ایک طرف امام ابو حنیفہ سے حاصل کیا اور ان کے

۱۔ کتاب الآثار میں ۱۰۰، ابو حنیفہ و حقیقہ الامانی نے فی تہذیب ابو یوسف میں ۱۱۷-۱۱۸۔

۲۔ مقالہ کی دوسری فصل ملاحظہ کریں۔

وہاں ملک کے پاس سفر کر کے گئے جس وقت وہ دارالہجرتہ میں مقیم تھے۔ ان کی اردو کی پہلی موطا  
معتبر بھی جاتی ہے۔ مدام الکٹ سے تین سالہ سماع حدیث کے بعد عراق واپس آگئے یہ سماع  
پلوں سے فن کے مذہب کے لئے مؤید ثابت ہوا۔

لاہور پہلو: امام غزالی وجہ سے مذہب حنفی کی جڑیں مضبوط ہوئیں کیونکہ انہوں نے ان اہل حدیث  
حنفی مسائل کا استدلال کیا جن پر وہ اور امام ابوہریرہ سے اتفاق کرتے ہیں۔ اس لیے جو حنفی علماء  
حدیث کے لئے معاذین ثابت ہوئی انہیں حدیث سے دل چسپی اور لگاؤ ہے۔

بصرہ پہلو: انہوں نے قرآنی الراء عراق اور قرآنی جواز کے مابین استدلال کی راہ پیدا  
نے کی کوشش کی۔ یہ چیز دو قول مکتب فکر کے لئے کارفرما ثابت ہوئی۔

حقیقت تو یہ ہے کہ انہوں نے فن تمام لوگوں سے مستفاد کیا جس کسی کا بھی حقے تعلق  
ہو۔ ان کے تعلق بنایا جاتا ہے کہ ہر باب منامات کے پاس بار بار ہلاتے تاکہ وہ ان کے  
دست کی یاد کیوں کو سمجھ سکیں اور یہ معلوم کر سکیں کہ وہ انہیں کیسے چلاتے ہیں۔

نہان کے سلسلے میں کسائی کے یہاں وہ بار بار ہلاتے، چنانچہ دونوں شخصیتوں نے ایک  
سرے سے استفادہ کیا۔ کسائی نے ان سے فقہ کا درس لیا اور انہوں نے کسائی سے نہان کے  
انگل دریافت کیے۔

مناذری اور سیر کے لئے واقعہ کی خدمت میں معاضری دی اور واقعہ ہی نے ان سے فقہ کی  
مہم حاصل کی۔

یہی ذکر کہ بالا حصار میں من سے انہوں نے استفادہ کیا، لیکن یہاں یہ دوسری ہرگز نہیں  
ان کے علاوہ وہ ان کے حصار و زمانہ میں انہیں اس ان کے شیوخ پر نظر ڈالنے سے بہت واضح  
ہوئی ہے کہ انہوں نے حدود حصار و زمانہ سے استفادہ کیا ہے، جن کا احتواء ممکن نہیں ہے۔ اسی  
ان کی تحفہ کتب کا جائزہ لینے کے بعد یہ دلیل فراہم ہوئی ہے کہ ان کے حصار میں حدود و زمانہ



اصول کے دائرے کے باب میں اس سے استفادہ کیا، اسی طرح مسائل کے سلسلے میں قیاس کی جو مختلف صورتیں ہیں ان سے بھی فائدہ اٹھایا۔ البتہ سوط کے اندر جو چیزیں مذکور ہیں حاجت کار جو رد کرتی ہیں۔ اسی لئے طرسکی کا یہ قول صداقت پر مبنی ہے کہ اس کتاب میں جس چیز کی مخالفت کر دی جائے پھر اس پر عمل کرنا ممکن نہیں رہا۔ مابعد صرف اسی پر اعتماد کیا جائے گا اور اسی کی طرف رجوع کیا جائے گا۔

محمد بن حسن کی موجودہ اور مسودہ کتب کو تین حصوں میں منقسم کیا جا سکتا ہے۔  
(۱) مطبوعہ (۲) مخطوط (۳) اور منقودہ۔

## ظاہر الروایت کی تمام کتب مطبوعہ ہیں

کتاب الآثار: اس میں امام اعظم سے مرفوعہ موقوفہ اور مسند ماریٹ نقل کی گئی ہیں۔ زیادہ تر جابر بن خنیس سے مروی ہیں، لہذا اس میں امام ابو حنیفہ کے علاوہ دوسرے میں شیوخ سے روایت کی گئی ہیں، موضوع کے اعتبار سے یہ کتاب بہت مفید ہے، شیوخ کرام کی اس کی روایات پر جرحی توجہ دی ہے اور انہوں نے اس سے اپنے احکامات میں بھی غلطی دو حاصل کی ہے۔ اس کتاب کے روایات کے بارے میں ملاحظہ ابن حجر نے ۳۲۰ الفوائد بحر فتنہ روایات الآثار کے عنوان سے ایک کتاب تصنیف کی ہے۔

یہ کتاب اپنی بیشتر روایات کی رو سے البراء سمع کی کتاب الآثار سے مشابہ ہے اور یہ دونوں کتابیں امام اعظم کے لئے مسند ہیں اور مذہب حنفی کی تائید و توثیق کے لئے یہ دونوں کتابیں غیر معمولی حرج رکھتی ہیں۔ دونوں میں بڑے شمار ایسے مسائل اور فتاویٰ ہیں جو فہم سے بیان کئے گئے ہیں اور ان کی غلطیوں میں بیان کی گئی ہیں، پھر ان پر قیاس کیا گیا ہے، اور فروع و مسائل، اصولوں کی بنیاد اور وضع قواعد کبھی بحث کی گئی ہے کچھ

مہدونی لکھنوی نے اسے جیسے میں شائع کیا۔ ویسے میں اسے دو قیمت کے ساتھ لاہور سے شائع ہوئی۔<sup>۱</sup>

### الاصول فی الفروع (البسوط)

۱۴۱۱ھ میں لکھنوی نے یہ کتاب شائع کی۔ اس کے پہلے شخص میں مضمون نے فقہ کو مدلل کیا۔ انھوں نے متعدد عظیم کتابیں تصنیف کیں۔ اس کے بعد ان کے اصحاب نے ان کے اس طرز کو اپنایا۔ اور اس موضوع پر بے پناہ کتابیں تصنیف کیں۔ کہ اس میں اضافے کے، کچھ کمی کی، کچھ چیزوں کو آگے پیچھے کیا۔ چنانچہ اسے نہایت سہل سے ترتیب دیا اور اپنے نام کو شیخ کے اسموں پر چل کر فرومیت تنگ گئے۔ چنانچہ امام محمد بن حسن نے خصوصی طور پر اس موضوع پر جیسے اہم کام کئے اور مختلف فرومیت کو موضوع بحث بنایا۔ چنانچہ انھوں نے نو سو ساٹھ کتابیں و ضیات کے موضوع پر تصنیف کیں۔ ان کے انتقال کے بعد علماء کرام نے ان کی کتب پر توجہ مرکوز کی۔ اور ان کی تحریروں لکھیں۔ خصوصاً اس کتاب کی۔<sup>۲</sup>

۱۔ الاصل نہایت مبسوط کتاب ہے۔ دیگر کتابوں کے مقابلے میں زیادہ عظیم۔ اہم اور جامع ہے۔ درحقیقت یہ ایک ایسا مستند ہے جس کے ساحل کا بڑا نہیں پاس میں پہلے ایک مسئلہ کو ذکر کیا تھا کہ اس کے بعد اس کی بے شمار جزئیات پر بحث کی جاتی ہے۔ چنانچہ اس کے باوجود ایک تعلیم کی سترس سے باہر ہوتے ہیں اور وہ اس کو سمجھنے سے عاجز رہتا ہے۔ اس کی طرہ مرنی نے اس وقت اشاعہ کیا جب اہل عراق نے ان سے سوال کیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ خطیب کے بیان کے مطابق وہ تمام ائمہ کے زیادہ جزئیات میں اتارنے والے ہیں۔<sup>۳</sup>

۱۔ تاریخ الفکر لکھنوی ۲۷۲۔ ۲۔ حدود الاصل ص ۲۔

۳۔ تاریخ بغداد ۷۲۳

ایک خیال یہ ہے کہ اس کتاب کا مطالعہ کرنے والا مؤلف کی تحریر میں قدر پائے کی  
وہی نظریہ اور ایک ہی مسئلہ سے بے شمار مسائل کی تخریج کر دیکر کشیدہ ہو جائے گا۔  
وہ ایک مسئلہ سے حدود مسائل پیدا کرتے ہیں۔

مکتبہ الطولانی میں اس کتاب کے حعلق یہ الفاظ آئے ہیں کہ امام محمد الشیبانی  
کی کتاب مبسوطہ جس کو انھوں نے تصحیح کیا ہے۔ اس میں پہلے مسائل  
صلوات سے بحث کی جس کے لئے باب کتاب الصلوۃ متعاقب کیا گیا مسائل صحیح کو مکتوب  
الوسیع کے تحت ذکر کیا گیا اور اسی طرح ایمان اور اکر اور اظہار ایمان لکھا گیا۔

محمد بن اسماعیل السنن نے اپنی فہرست میں ذکر کیا کہ اصل کتاب الاصل  
۱۰۰ کتابوں پر مشتمل ہے۔

انھوں نے جو اس کتاب کے مقدمہ میں مکتبہ اجتہاد الراسی کے حعلق ذکر کیا  
ہے غلط بیانی سے مستعمل کتاب کے ذکر کیا گیا اس کا اصل میں ذکر نہیں ہے۔ اور نہ کسی  
محقق عالم تشبیہ میں بھی

اس کتاب کا ہیبت اور علوم منزلت کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ امام  
شافعیؒ نے اسے حفاظ کی اور اس کے طرز پر الامام قسطلانیؒ کیا۔

اس کتاب کی برکت کا یہ عالم ہے کہ جب اہل کتاب کے کسی حکیم نے اس کتاب  
کا مطالعہ کیا تو اسلام لے آیا اور تا خطا ہر کیا کہ جب محمد کی کتاب الاصل کا یہ حال ہے  
تو ان کی کتاب الاکبر کا کیا حال ہو گا۔

یہ کتاب چھ جلدوں پر مشتمل ہے اور ہر جلد پانچ سو صفحات کا مطالعہ کے بعد  
ہے محمد بن حصصؒ آپ کے شاگرد دیکر روایت کے مطابق اور ابن ماجہؒ کا قول

۱۔ مقدمہ الاصل، ۲۔ مکتبہ الطولانی ۱۳۵۱/۲۔

۳۔ فہرست السنن ص ۲۰۱۔ ۲۰۲ ج ۱۔ مقدمہ المبسوطہ ص ۳۰۔

۴۔ جریح الامانی ص ۷۰۔





حیثیت اس انسان جیسی ہے جس نے ایک گھر بنایا اور یہ تیار کیا اور اسی زمین کے ذریعہ  
گھر کے اوپر ہی حصہ پر جا کر گھر کی تعمیر مکمل کی اور نیچے اتر آئے اور زمینوں کو گر لو یا ان لوگوں  
سے کہا کہ تمہاری ذمہ داری یہ ہے کہ اس کے اوپر جو سطوح۔

اس کتاب اور شیخ کے اندر ایسی برکت تھی کہ جو لوگ اس کا مطالعہ کرتے  
ضرورتاً انہیں ہدایت اسلام نصیب ہوتی، لوگوں نے اس کی حیرت انگیز زبان اور کتب  
پر اظہار خیال کیا ہے، الملک حمود بن الملک العادل الايوبي نے روایت کی ہے  
کہ بعد کے ایک صدی ہجری نے محمد بن حسن کی ۲۱ جامع الکبیر طلب کی اور پڑھنے کے بعد فرمایا  
کہ کیا کسی نے دین اسلام پر اتنی بھی محنت کی اور کیا کسی نے مسائل کی نزاکتوں کی اس  
انداز سے دکھا ہے، چنانچہ انہوں نے اس کا مطالعہ اپنے لئے لازم قرار دیا اور بتایا کہ  
یہ تمام چیزیں کسی نبی ہی سے منسوب کی جاسکتی ہیں اور میں اس کا گواہ ہوں کہ یہ نبی  
بحق تھے اور بعد میں تسلیم حقانیت کے بعد مشرف بہ اسلام ہو گئے تھے اور انہیں اللہ تعالیٰ  
نے کہا کہ یہ محمد بن حسن کی کارناموں کا نتیجہ ہے۔

اس کتاب کے قارئین کے لئے جو علوم کا حامل ہو یا ضروری ہے ایک نئے کتب  
جز کا دورہ کرنا ضروری ہے، دوسرے فقرہ جو تھے خوب پانچویں زبان ان میں سے ایک اور جو  
شخص ان علوم کا حامل نہیں ہو گا وہ اس کی اہمیت کا اندازہ نہیں کر سکتا، فقہ  
کرنے کے لئے

محمد بن حسن نے دو بار جامع الکبیر کو لکھا، پہلی بار تصنیف کیا تو ان سے ان  
کے صاحب ابو جعفر الکبیر ابو سلیمان الجوزجانی، ہشام بن عبید اللہ الرازی، محمد بن  
سعود ان لوگوں نے ان سے روایت کی۔ اس کے بعد اس پر نظر ثانی کیا تو کچھ ابواب کے  
مضافہ کئے، مسائل کی تعداد بڑھ گئی اور غلط تصحیحات ہو گئیں پر عبارت کے اہل لاگو دورہ کر کے

اس میں حسن یہ لکھا اور معانی میں اصناف اس کے بعد ایک بار پھر ان کے اصحاب نے روایت کی۔ الجامع الکبیر فقہی استقلال سے خالی ہے اس میں کتاب صفت سے دلیل ماخوذ نہیں ہے اور نہ ہی قیاس کو بہت واضح انداز بتا گیا ہے، لیکن جہتیں ہر باب کے مسائل پر خود کی جملے گا اور مسائل کی جزئیات دیکھنا میل کا نتیجہ کیا جائیگا تو بین السطور قیاس نظر آئے گا۔ قیاس کو تفصیلات اور فروعات کی تمہوں میں تلاش کیا جاسکتا ہے انھوں نے قیاس کی بنیاد نص پر نہیں رکھی ہے بلکہ

یہ کتاب نہایت اہم مسائل پر مبنی ہے اور اس کا انحصار عمیون روایات اور متون روایات پر ہے۔ یہ جامعیت ایک بین مثال ہے۔ اس کے باب میں ایک شجاع فرماتے ہیں کہ فقہ کے موضوع پر کسی نے اب تک ایسی کتاب تصنیف نہیں کی۔ امام ابو بکر رازی اس کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس کتاب کے بعض مسائل کو دیکھتے تو اہل نحو کی بعض اہم بحثیں ان میں نظر آتی ہیں۔ جنہر ابو علی فارسی کو حیرت ہے۔ اہل کتاب نے بہت سے نحوی مسائل کو اس میں ذکر کیا ہے۔

امین علی المصمم نے شخص کی سند سے روایت کی ہے کہ انھوں نے زبان عبرانی کے لحاظ سے اس کتاب کی غیر معمولی آفرینش کی ہے۔

علامہ خلیل الدین بن حیدر اللہ نے فی الموصل سے ماہ حرم میں علامہ کو قاضی شوق الدین بن عین کی خدمت میں لکھتے ہوئے یہ فرمایا کہ میں ایک طرحی درصہ سے محمد بن حسن کی الجامع الکبیر پر غور و خوض کر رہا ہوں۔ اس کی کچھ چیزیں میرے دل پر نقش ہو گئی ہیں۔ یہ ایک عجیب و غریب کتاب ہے۔ اس کی مثال ملکی مشکل ہے اس میں مشکل ترین سوالات کئے گئے ہیں اور ملک معظم عسلی بن ملک داول کی زبان ان کے جوابات سے گئے ہیں۔

یہ کتاب فقہاء کی آراء کے لئے میزان کی حیثیت رکھتی ہے۔ فلسفیان کی ذہانت و  
 کثرتِ احوال میں ان کے مابین جو اختلافات موجود ہیں ان کا بھی اس کتاب کے انداز  
 پر کیا جا سکتا ہے۔ جیہذا علمائے کرام پر اتفاق ہے کہ انھیں جہلی زبان پر پورا مہر حاصل ہے  
 اور اسلوبِ بیان میں بھی اس کا وہی مقام ہے جو کہ فقہ میں۔

یہ کتاب محمد بن حنیفہ شافعی پر مبنی ہے۔ ۳۲۰ھ میں قاضی و مصری شافعی جہلی بن حنیفہ  
 بن علی بن حیدر آباد ہندوستان سے ابو الوفاء العنانی کی نگرانی میں شافعی ہوئی۔

۵۔ الحجۃ علی اہل اللہ البینۃ، قاضی و الدایۃ میں اسے حدود و جہت حاصل ہے  
 جب کہ علماء کرام نے اس پر علماء اربعہ میں نہیں کیا ہے۔ اس کا عنوان بطبیح البینۃ علی  
 اہل اللہ البینۃ۔ یہ مستعمل کے مکتبہ سرسید پور میں محفوظ کی شکل میں موجود ہے، جس کا  
 نمبر ۲۵۰ ہے۔

اس کتاب کا سبب تالیف یہ ہے کہ محمد بن حسن جب دام مالک بن نفیس کے سامع  
 حدیث کے لئے مصر روانہ ہوئے تو دارالہجرت کے سامنے ان کے ساتھ تین سال قیام کیا اور  
 وہاں ہر ان سے اور ان کے علاوہ دیگر علماء سے روایت کی اور بہت سے علماء سے ملاحظہ کیا  
 اور نہایت اعلیٰ درجہ ان کے خلاف دلائل پیش کئے اور ان دلائل کو کتاب الجواب کے  
 نام سے جمع کیا اور جب عراق واپس گئے تو ان کے بہت سے تلامذہ ان سے روایت کی  
 اور ان ہی سے ان کی روایت کی بنیاد پر یعنی ابن ابی ابان کو حدود و جہت شریف ملی۔

اسی کتاب کی روایت امام شافعی نے اپنی کتاب الام میں روایت کی ہے اور  
 اس پر تعلیقات پیش کی ہیں اور امام اہلک جس تھا کہ کھلے نقل کیا ہے ان پر امام شافعی  
 نے مناقشہ کیا ہے اور اسی طرح اہل وید کی آراء پر علماء اربعہ میں کیا ہے۔

یہ کتاب ہندوستان میں حیدر آباد کے پرنس، السارفٹ مشرقیہ (جسٹس) رہے

۱۔ بیخبر و لغوی ۱۰۱۔ ۲۔ حدود و جہت حدیث حسن کی شکل میں ۲۔

۳۔ بیخبر و لغوی ۱۰۱۔ ۴۔ حدود و جہت حدیث حسن کی شکل میں ۲۔





تشریح میں زیر نمبر ۱۲۰۹ کے تحت موجود ہے۔ دوسرا متنوں کی قزوین میں سلاطین کی غیر  
۱۲۰۹ کے تحت پایا جاتا ہے اور تیسرا جو کہ "لوہ" میں نمبر ۱۰ کے تحت موجود ہے۔ "ملک اکرام"  
نے اس کی شرحیں لکھی ہیں۔

۱۔ اس کی ایک شرح محمد بن احمد شریعت ۱۲۰۲ م میں نے انکسرت کے نام سے تحریر  
کی ہے جس کا البرقا، افغانی نے حیدر آباد سے ۱۳۰۳ میں شائع کیا ہے۔

۲۔ احمد بن محمد القاسمی ۱۲۰۵ م میں نے انکسرت پر حواشی لکھے ہیں، اسے البرقا  
افغانی نے حیدر آباد سے ۱۳۰۳ میں شائع کیا ہے۔

۳۔ السید الکبیری: محمد بن حسن مالیر الکبیری نے قبل دسے تالیف کیا، اصل کتاب محمد  
بن احمد شریعت کی شرح میں موجود ہے اور یہ شرح خطوط کی صورت میں، تنسیخ کی لاہور کی  
محضیہ آغندی میں ۱۲۰۵ م کے تحت موجود ہے۔

مالیر الکبیری کو امام محمد بن حسن نے البرقا سے روایت کی ہے۔ بلکہ تمام چیزیں  
جو تصنیف میں موجود ہیں وہ البرقا سے ہی سے مروی ہیں۔

کتاب کا موضوع - احکام جہاد ہے مگر کیا چیزیں اس میں جائز ہیں اور کیا چیزیں  
ناہائز، مسلح کے حدود کو کب توڑنا جائز ہے اس پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے، احکام مان،  
غنائم، قیدی اور استرقاق (اعلام مالک ہونے پر مباحث موجود ہیں اور ان کے علاوہ ان  
چیزوں کی مملکت بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ کون سی چیزیں جنگ پر آمادہ کرتی ہیں اور کون سی  
چیزیں جنگ کرنے سے منع کرتی ہیں۔

۹۔ السید الکبیری: یہ محمد بن حسن کی فقہ کے موضوع پر دوسری کتاب ہے، اس کی  
تالیف کا سبب یہ ہے کہ ان کی کتاب السیر الکبیری: مہدار حسن بن عمرو والاؤ نامی اہل شام  
کے عالم کے ہاتھ لگی تھانہوں نے یہ تحقیق کی کہ اس کا مولف کون ہے؟ تو انھیں بتایا

عیا کرے محمد عراقی کی ہے انھوں نے کہا کہ اس سے عراقی کا کیا تعلق ہے اور اس موضوع پر انھیں تصدیق کی کیا ضرورت ہے؟ کیونکہ انھیں سیر و سفاری رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا علم نہیں ہے آپ کے صحابہ کرام کا تعلق شام اور نجد سے تھا کہ عراق سے یہ ایک بالکل نئی چیز ہے جب یہ خبر محمد کو معلوم ہوئی تو آپ ان پر عداوت ناراض ہوئے اور خود کو فارس کے اس کتاب کو تحریر کیا کہ اور اس کے بعد اس کا نام لگانے سے بڑھ کر اور یہاں تک کہ اس میں انھوں نے احادیث کو جمع کر دیا ہوتا تو میں یہ کہنے سے باز نہ آتا کہ انھوں نے اسے گواہ کر پیش کیا ہے اللہ تعالیٰ نے امام ابو ذاعلیٰ کو صحیح بات کہنے پر مجبور کر دیا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ وہ فوق علی صلی علیہ وسلم

نصری کے بیان سے دو چیزیں سامنے آتی ہیں ایک تو یہ کہ تالیف کے لحاظ سے کتاب السیر الکبیر محمد بن حسن کی کتابوں میں سے دوسری کتاب ہے اور دوسری کہ اس کا سبب تالیف صرف ابو ذاعلیٰ کا وہ انکار ہے کہ اہل عراق کی سیر کے موضوع پر کتابیں نہیں ہیں نیز ابو ذاعلیٰ کا وہ لکیر کہ انور پر مضمنا یہاں مناسب سمجھتا ہوں کہ قند سے ان دونوں پہلوؤں پر روشنی ڈالی جائے۔ پہلا پہلو تو وہ بالکل واضح ہے کہ کسی نے اس کی روایت ان سے نہیں کی ہے جس کی طرف ابو جنس الکبیر احمد بن جنس نے اشارہ کیا ہے کہ انھوں نے اس کی تکمیل کے فوراً بعد عراقی کو خیر باد کہہ دیا تھا اس کی روایت ان سے ابو سلیمان جوزجانی اور اسماعیل بن ابی اسحاق نے کی ہے اور ان لوگوں نے کہا کہ اسے محمد بن حسن نے اس وقت لکھا جب کہ ان کے اور ابو یوسف کے مابین اختلاف پیدا ہو گئے تھے۔ اس کا ذکر انھوں نے کتاب میں نہیں کیا ہے۔

دوسرا پہلو یہ کہ اس کی تالیف کا سبب ابو ذاعلیٰ کا انکار ثابت ہوا اور تالیف کے بعد انھوں نے اس کا مطالبہ کیا تو یہ چیز تاریخی اعتبار سے ناقابل قبول ہے کیونکہ ابو ذاعلیٰ کا

انتقال خطبہ میں ہوا اور امام محمد بن حسن کی پیدائش مکتبہ میں ہوئی اور وہ اس میں  
 ان کا انتقال ہوا۔ اس طرح یہ ہوا کہ خطبہ سے قبل محمد بن حسن نے اپنی تمام کتب تالیف  
 کیں یعنی ۲۵ سال سے قبل یہ بات ناممکن ہاں لے ہے کہ سن ابتداء تالیف کے لئے  
 سن احتیاطاً بت ہوا مگر ہم اسے تسلیم کر لیں کہ انھوں نے یہ کتاب امام ابوہاشم کی زندگی  
 میں تصنیف کی تو تاریخی حقائق اس کا انکار کوس گے کیونکہ راوی حضرت کا حدود اس  
 عہد میں نہیں ملتا مثلاً ابو جعفر الکبیر اس عہد میں نہیں تھے۔ متن سے یہ واضح ہے کہ  
 اس کی تصنیف اس وقت عمل میں آئی جس وقت ان کے اور دوست کے مابین روئے کھلی  
 اس کی دلیل یہ ہے کہ بادشاہ کے حضور محمد بن حسن اس وقت جیلنے کے لائق نہیں  
 تھے، بادشاہ کو یہاں ان کی آمد و رفت سن بلوغ کو پہنچنے کے بعد ہوئی، اور اس کے  
 بعد انھوں نے ابو دوست اور دوسرے علماء کے علم سے خوب استفادہ کیا۔ واللہ اعلم بالصواب  
 کوثری نے بلوغ النہی میں ذکر کیا ہے کہ شیبانی کی اس تصنیف کے ملاحظہ پر  
 آنے کے بعد ابو جعفر عکبر بخاری واپس لوٹے اور ان کی روایت صرف وہ وقت بعد از مثلاً  
 جوزجانی، اسماعیل بن ابوبکر و غیرہ کی تصدیق محمد بن یحییٰ

یہ کتاب محتاج تعارف نہیں ہے، مؤلف نے اسے ساخط الالباب پر مقسم کیا ہے  
 کتاب کا مضمون جنگی امور سے متعلق ہے، مثلاً جنگ میں مشرکین کے ساتھ کیا بتاؤ اور کجا  
 جنگ کے احکام کیا ہیں؟ کیا پوچھے تو اس کی بین الاقوامی قانون کی حیثیت ہے کیونکہ  
 اس میں یہ بحث ہے کہ مسلمانوں کا جنگ کے وقت کیا نقطہ نظر ہونا چاہیے۔ لیکن افسوس  
 صد افسوس کہ محمد کا اصل متن قاطب ہے اس لئے اس کی طرف رجوع کرنے سے ہم ناظر  
 ہیں۔ آج ہمارے سامنے اس کا صرف وہ حصہ موجود ہے جس کی روایت شری نے اپنی  
 جیل کی یادداشتوں میں کی ہے کچھ شری کی شرح المیزان الکبیر حیدر آباد میں دائرۃ المعارف عثمانیہ

۱۔ البیہودیات و صودا کرانہ، ۱۳۵۲ھ، ۱۰۷۱۔ البیہودیات و صودا کرانہ، ۱۳۵۲ھ، ۱۰۷۱۔

۲۔ حدود شرعیہ شری میں ۱۳۰-۱۲۱۰۔ بلوغ النہی میں ۱۳۰-۱۲۱۰۔



چار جلدوں میں شائع ہوئی ہے اور ۱۹۵۵ء میں اصلاح الدین مخدوم کے زیر نگرانی مطبعت  
شکر سائبرہ مصر سے شائع ہوئی۔

امام احمد کے متن پر نظر اٹھانے سے اعجاز ہوتا ہے کہ کون کون سے اصناف اس میں ملے ہیں  
قرآن کریم، سخاوی سے متعلق امارت جو کہ مسلمانوں کی جنگوں اور ان کی فتوحات کے  
درمیان رد و نما ہو گئیں اور قیاس۔ اسی لیے احکام کے باب میں یہ ایک مثال کا ہے۔  
ترک شہنشاہیت کے زمانہ میں اس کا ترک زبان میں ترجمہ ہوا اور عثمانی مجاہدین کے  
لئے ایک دھماکا اور بین الاقوامی تقاضا ثابت ہو جس وقت کہ وہ اردو کے برسرِ پیکار  
تھے۔ استقبال میں ترجمہ ۱۳۳۲ھ میں شائع ہوا۔

۱۰۔ المخطوطات بروایت امام محمد بن حجاج حسن: وہ کتابیں جن میں روایت حدیث کی کثرت  
تھی ان کا ذکر ہے۔ پچاس ہزار کتاب کا ذکر بھی ذکر آپ کا اس وقت ہمارے سامنے تھا  
ہے جس کی تعداد میں اس روایت پر مبنی ہے جو امام مالک سے ہے اس میں امام  
مالک سے روایت کر دیا ایک ہزار سے زائد مرقوع اور موقوف امارت میں اور اسے  
انھوں نے ابو العیسیٰ ابی حاتم سے سنا اور انھوں نے ابو ذر ہروی سے سنا اور انہیں کے  
توسط سے سوا کلام محمد اندلس میں عام ہوئی۔ اور اسانید و خطا بروایت محمد بن یوسف اللامانی  
میں بحالی ہوئی ہیں۔

علی نقاری اشہد کے شارح بیدی اور عثمان الکماشی نے اس کی شرحیں لکھیں  
یہ لایہ وستان میں عبد الحی نکستی کی شانہ و تعلیقات کے ساتھ متعدد بار شائع ہوئی گئی  
مطام مالک محمد بن حسن شیبانی کی روایت متعدد بار شائع ہوئی ہے۔ لکھنؤ  
سے ۱۳۵۵ھ میں شائع ہوئی۔ ایران کے شہر قازان سے ۱۳۵۸ھ میں شائع ہوئی اور  
عبد الوہاب اللطیف کی تحقیق کے ساتھ قاہرہ سے بھی شائع ہوئی ہے۔



مسائل فی حقیقۃ الشیباتی ہے۔ اس کا مخطوط جرمنی کے شہر برلن میں ۱۲۵۰ء کے تحت موجود ہے۔  
 ہے۔ کتاب کی تاریخ برقی سال ۱۷۳۱ء میں ۳۶۷ نمبر کے تحت موجود ہے۔

۳۱ الکتاب: اس کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ اس کی تکمیل سے قبل آپ کا انتقال ہو گیا۔ لوگوں کا ان سے مطالبہ تھا کہ الوداع کے موضوع پر ایک کتاب تالیف کریں تو انھوں نے کہا کہ میں نے تالیف کے موضوع پر تالیف کر دی ہے۔ کیونکہ ہر ناجرانی حجاز کا کوغرض اسلوب سے اجناسہرنا چاہتا ہے۔ لیکن جب لوگوں کا زیادہ اصرار ہوا تو انھوں نے اس موضوع پر قلم اٹھایا مگر اسے مکمل سے قبل ہی ان کی مدح قفس خضر کی سے پر ہو کر گئی، شمس المذنبی نے کتاب الکتاب کی شرح لکھی ہے اسی سے مدد کر کے نے قاہرہ سے ۱۳۳۰ء میں شائع کیا۔ اس کا خلاصہ ابو عبد اللہ محمد بن سماعہ بن عبد اللہ القسسی (۱۲۲۳ء) نے یمنان الکتاب فی الرزق المسد طالب مکرور الکتاب العلوی سے ۱۳۳۱ء میں شائع کیا۔ یہ صفحات پر ختم ہے اور اس کی نسبت ابن سماعہ کی جانتی ہے۔  
 ۳۲ البخاری فی الخلیل: ابو یوسف کی ان روایات پر مبنی ہے جو امام ابو حنیفہ سے ہے اس کی ابتدا انھوں نے ابو حنیفہ کی تالیف اور ابو یوسف کی روایت سے کی ہے۔ شناخت نے اسے شائع کیا ہے۔

۳۳ الکتاب: یہ کتاب امی تازہ تازہ محمد بن حسن شیبانی کے نام سے شائع ہوئی ہے اور دار المعرفۃ میں ابو یوسف کے نام سے موجود ہے۔ امام محمد بن حسن اس کتاب کے باب میں کہتے تھے کہ یہ میری تصنیف نہیں ہے، بلکہ میری تصانیف میں اسے شامل کر دیا گیا ہے۔ ابن ابی حمران کا خیال ہے کہ یہ کتاب اسماعیل بن حماد بن ابی حنیفہ کی ہے۔  
 ۳۴ غریب نے کتاب البیضا کے مقدمہ میں کتاب الخلیل کے متعلق فرمایا ہے کہ اس سلسلہ میں لوگوں کے اہل بین اختلاف پایا جاتا ہے کہ یہ امام محمد کی تصنیف ہے۔

۱۔ تاریخ التراث العربی، ۱۲، ۱، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵،

کہ نہیں؟ البتہ سفیان جو زہقان فرماتے ہیں کہ اگر کسی کا یہ خیال ہے کہ "المیل" امام محمد کی تصنیف ہے تو یہ حقیقت پر مبنی نہیں ہے کیونکہ اسے بغداد کے ناقلین نے تصحیح کیا ہے۔ اسی کی بنیاد پر حاکم ابی داؤد اسے امام محمد سے منسوب کرتے ہیں۔ اگر ہم یہ کہتے ہیں کہ اس امام کی کتاب حق کی تصانیف میں موجود ہے تو اسے جہاں کو فقہیت ملے گی وہ جہاں ملے گی۔ امام محمد کی تصنیف ہے اور یہ انہی سے روایت کی گئی ہے۔ یہ ہمارے شعری کی بھی ہے۔ شعری کا کتاب ہے کہ اگر انہوں نے جھٹکے ہیں۔ حاکم ابی داؤد نے اختیار کیا ہے تو یہ چیز جمہور علماء کے یہاں جائز ہے لیکن بعض لوگوں نے اپنے حاکم کی وجہ سے اسے ناپسند کیا ہے کیونکہ کتاب و سنت پر اس کی ہمت کو تادم نظر ہے۔ شعری نے کتاب کے مقدمہ میں جواز میل کے مسئلہ پر کتاب و سنت سے متعدد دلائل بیان کئے ہیں اور بتلایا کہ حضرات جلیل جو میل حرام سے دور رہنا چاہتے ہیں اور حلال سے قریب ہونا چاہتے ہیں یہ ایک چھانچا عمل ہے۔ لیکن یہ چیزیں وقت تک ناپسندیدہ ہے جب کہ کسی کو اس کے حق سے دستبردار کرنے کے لئے اختیار کیا جائے۔ اگر یہ نیت ہے تو کہ وہ ہے، لیکن مگر معاملہ کے یہ بچے صدق نیت کا فرما ہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

## ثانی: مخطوطات

۱) کتاب الصلوات: یہ مخطوطا مستنبول کی لائبریری میں ۱۸۱۱ء کے تحت فتح حسن میں ۱۳۲۲ ہجری میں موجود ہے۔

۲) کتاب الفتاویٰ: بعض فتاویٰ امام محمد کی ہاں منسوب کئے گئے ہیں اور ان کے حلقہ یہ کہا جاتا ہے کہ انہیں امام ابو حنیفہ نے تالیف کیا ہے اس کا اصل مخطوطہ فرانس کے شہر پیرس کی لائبریری "المکتبۃ الوطنیہ" میں ۱۲۵۴ء کے تحت موجود ہے۔

۵۵) للسائل في العباد أو العباد : اس کتاب کی نسبت امام شیبانی کی جانب  
 غیر یقینی ہے اس کا اصل خطوط قاہرہ کی لائبریری میں ۲۱۱+۲۰۲ ب کے  
 تحت موجود ہے۔

۵۶) المعشر : یہ معشرات شیبانی کے نام سے مشہور ہے، معشرات سے اس لئے  
 کہا جاتا ہے کہ ہر حرف ہر دس اشعار میں اور اس کا مطلع اس طرح ہے۔  
 اللہ تحقيق النشاء هو الصود في حسن الصفاء  
 الله واحد صمد كرمي قدیم المجد في من البقاء  
 اور دس اشعار پر یہ ہونے کے بعد حرف ب کی باری آئی ہے وہ فرماتے ہیں  
 بلا تكلها والكتك طوها اور ان جلالہا المعج الحباب  
 اسی طرح ہر حرف کے دس اشعار موجود ہیں حرف ہی کے ایک اور شری شریعت  
 ہول :

یومید سعادت فی دار عدن وصدیر لند ألافید وائی  
 ینال الفوز من بقاء مطیعت اذا ما الوعد والندیوان جامی  
 اس کا اصل خطوط استنبول کی لائبریری میں ۱۰۷۷ کے تحت موجود ہے  
 لیکن اس کتاب کی نسبت آپ کی جانب مناسب نہیں ہے کیونکہ تقدیم و بعد یہ  
 بہت نگاروں میں سے کسی نے اس کا ذکر نہیں کیا ہے اور یہی کوئی شعر نقل کیا ہے  
 لیکن ایک نسبت یہ ضرور ہے کہ بچپن میں انھوں نے عربی زبان و ادب اور شعر کی تعلیم  
 حاصل کی۔ شاید اسی چیز نے انھیں شعر کہنے کا اہل بنا دیا ہو، گو کہ ان کے اندر شعر گوئی  
 کی صلاحیت کم تھی اور ایک شاعر کی حیثیت سے علماء کے مابین مشہور نہیں تھے بلکہ

۵۷) الفریض المری : ۱۲۰۰ء میں ایک شخص ملازم کے مطابق یہ خطوط کتبہ ہند میں  
 میں موجود ہے۔ ابیات کی مختلف بحر میں اور ان اشعار میں اور شادان و نضار اور  
 ترہبات و ترغیبات سے بچھتا ہے۔

ان کی اصل شناخت ایک فقیر کے روئے تھی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

### ثالث: کتب ملقودہ

بہت سی ایسی کتابیں ہیں جن کے متعلق سیرت نگاروں کا خیال ہے کہ یہ امام محمد بن حسن کی ہیں لیکن فواد سرگین کے مطابق ان کے اصل مخطوطات کا پتہ نہیں ہے۔  
لاحظہ ہوں۔

۱۔ الجرحانیات: اس کی روایت علی بن صالح الجرجانی نے امام محمد سے کی ہے۔  
۲۔ الرقیات: یہ وہ مسائل ہیں جن کی جزئیات محمد بن حسن نے اس وقت بیان کی تھی جس وقت وہ "الرقۃ" میں تھا حتیٰ تھے۔ ان کی روایت محمد بن سماعہ نے امام سے کی جو امام کے ساتھ "الرقۃ" میں ایک طویل عرصہ تک رہے۔

۳۔ الکلیسات: اس کی روایت امام سے شعیب بن سلیمان الکلیسانی نے کی ہے اور طحاوی نے سلیمان بن شعیب سے، انھوں نے اپنے والد سے اور والد نے امام سے جزامانی اس کا ایک جزا رکھتے۔

۴۔ النوادر: اس کی ایک روایت بابرہ بن رستم سے ایک ابن سماعہ سے اور ایک روایت ہشام ابن عسید اللہ دازی سے ہے یہ مسائل مذہب میں فواد کی حیثیت رکھتے ہیں۔

۵۔ النہار ونبی: اس کے متعلق کوئی اشارہ نہیں ملتا ہے۔  
فواد سرگین نے اپنی کتاب میں غریبی کی کتاب الاصول کے حوالہ سے ایک فقہی کتب کے مجموعہ کا ذکر کیا ہے جو اسٹارک کتب پر مبنی ہے۔ ممکن ہے کہ یہ اصول غریبی

۱۔ بلوغ الامانی: ص ۶۵      ۲۔ ایضاً: ص ۶۳۔

۳۔ ایضاً: ص ۶۴      ۴۔ ایضاً: ص ۶۵۔

۵۔ ایضاً: ص ۶۵      ۶۔ جامع الفوائد العربی: ص ۷۱۔

نے کتاب الاصل (البسوط) سے نقل کیا ہو، ایک قول یہ ہے کہ امام محمد نے ہر (ابواب فقہ کے لئے ایک مستقل کتاب تصنیف کی اور آخر میں انہیں ایک کتاب کی صورت میں جمع کر دیا۔ جس کا نام؟ الاصل (البسوط) ہے اور اس کا ذکر کتاب البسوط کی اس فصل میں آچکا ہے۔

لام محمد کی تالیفات کے استقصاء کے لئے ہم ان کی ان کتب کا بھی حروف تہجی کے اعتبار سے ذکر کریں گے جن کا ذکر اوپر مذکورین نے نہ کیا ہے۔ مثلاً کتاب ابوب القاسم، کتاب الاستحسان، الاقرار، الاکراه، البیوع، الفتحی، الحدود، الدعا، السرقة، الخشب، الشراک، کتاب الشہادۃ، الصوم، الطلاق، الناریہ، المضاربہ اور البصایا وغیرہ۔

اس کے باوجود بھی یہ کہنے کا حق نہیں کہ اس معجز دانشور کی تمام کتب کا میں نے مطالعہ کر لیا ہے لیکن مسطورات کی حد تک میں نے کسی کوتاہی کا ثبوت نہیں دیا ہے۔

## چوتھا باب

### » الجامع الصغیر — ایک مطالعہ

- ۱۔ صحت کتاب
- ۲۔ صحت عنوان
- ۳۔ سبب تالیف
- ۴۔ مصادر کتاب
- ۵۔ کتاب کا علمی مقام
- ۶۔ الجامع الصغیر کا اسلوب



## الجامع الصغیر ایک مطالعہ

### صحت کی نسبت

تمام کتب میں سے جو برابر کسی ماہی کی طرح تھوڑی سی ہے ان میں کتاب الجامع الصغیر ہو کر رہتا ہے۔ اسی طرح دنیا کی جتنی کتابیں ہیں جامع الصغیر کے خطوطات موجود ہیں ان کے ساتھ امام کا نام بھی ملتا ہے یا جتنے ایڈیشن اس کتاب تک پہنچے ہیں وہ امام کے نام سے منسوب ہیں چاہے یہ ہندوستان میں خلائق ہو سکھوں یا شام و مصری، تمام تر ایڈیشن ایک ہی شکل و شک کے آپ سے منسوب ہیں۔ یہ ظاہر الہامیہ کے موضوع ہے۔

### صحیح عنوان

پھر تمام خطوطات اور مطبوعات پر وارد ہوتی ہے کہ کیا اپنے حصہ میں کے لحاظ سے یہ عنوان درست ہے۔ اسی طرح یہاں بھی دیکھا جائے گا کہ کیا یہ عنوان موضوع کے مناسبت سے صحیح ہے، تمام ملاحظین کے نزدیک یہی عنوان حق کے ساتھ ہے۔ کسی کے یہاں اس سلسلے میں اختلاف نہیں پایا جاتا

### ترتیب تالیف

شمس المآثر ابو بکر محمد عیسیٰ اپنی شہرت میں رقم طراز ہیں کہ الجامع الصغیر مکیب تالیف ہے کہ وہ جب اپنی تمام کتب کی تالیف سے فارغ ہوئے تو امام ابو یوسف نے ان سے مطالبہ کیا کہ ایک ایسی کتاب ترتیب دیں کہ جس میں ان سے روایت کردہ احادیث جو امام اعظم سے مروی ہیں اپنے ماحول کی بنیاد پر جمع کر دیں چنانچہ جمع کرنے کے بعد اسے امام یوسف کے حضور میں پیش کیا تو دیکھنے کے بعد انہوں نے کہا اگر کس حد

اچھا سا نقطہ ہے۔ لیکن تین مسائل میں غلطی نظر آتی ہے تو امام محمدؒ نے فرمایا کہ نہیں یہ میری غلطی نہیں ہے بلکہ آپ روایت کو بھول گئے ہیں۔<sup>۱</sup>

### ۳۔ مصادر کتاب

۱۔ الجامع الصغیر میں امام محمدؒ نے امام ابو یوسفؒ سے اپنی روایات کو پہلا مصدر قرار دیا ہے، یہ ان مجموعہ معلومات پر مشتمل ہے جس کی روایت انھوں نے امام ابو یوسفؒ سے کی تھی اس لئے ہر باب کا آغاز درج ذیل عبارت "محمد بن یعقوب عن ابی حنیفہ" سے ہوتا ہے لیکن الشافعی ابن التبریزی میں مذکور ہے کہ "محمد بن ابی حنیفہ" کو اپنے ابو یوسفؒ سے روایت کی ہے، تو انھوں نے کہا کہ بخدا میں نے اس کی سماعت نہ کی ہے جیسے کہ ہے، وہ لوگوں کے مقابلے میں اس سے کہیں زیادہ باخبر تھے۔ دوسری الجامع الصغیر میں نے اس کی سماعت نہ کی ہے۔<sup>۲</sup>

### ۵۔ کتاب کا علمی مقام

علی القی نے ذکر کیا ہے کہ ابو یوسفؒ اپنی تمام ترجلالت شان کے باوجود الجامع الصغیر تک اہمیت کا اعتراف کرتے تھے۔ احمد بن علی الرازی نے اس کتاب کی عظمت کا اعتراف ان فقرات میں کیا کہ جس نے اس کتاب کو بھلیا وہ گویا ہمارے اصحاب میں زیادہ بھلا ہے اور جس نے اسے حق کر لیا وہ ہمارے اصحاب میں سب سے بڑا حافظ ہے، ہمارے قدیم شیوخ کا طریقہ یہ تھا کہ وہ کسی کو منصب قضا پر نہیں بٹھاتے تھے جب تک کہ اس کا پورے طریقے سے امتحان نہ لے لیں لیکن اگر وہ الجامع الصغیر کا حافظ ہے تو اسے بغیر کسی امتحان کے منصب قضا پر بٹھا دیتے تھے اور اگر وہ حافظ نہیں ہے تو اسے اس کتاب کا مستفاد کرنے کا حکم دیتے تھے۔ اسی لئے

۱۔ حدود الرازی الکبریٰ ص ۳۲۔ ۲۔ الشافعی ابن التبریزی الکبریٰ ص ۱۲۵۔

۳۔ الشافعی ابن التبریزی الکبریٰ ص ۱۲۵۔

علماء کرام کے نزدیک اس کی بہت اہمیت ہے اور قابلِ قدر علمائے اس کی شرحیں  
نکلی ہیں۔

### ۱۔ الجامع الصغیر کا اسلوب

یہ کتاب پانچ لاکھ تیس مسائل پر مشتمل ہے اور اس کے چالیس ابواب ہیں اور ہر  
صفحہ ہر ایک مسائل میں مضافہ کی ہوتی رہی ہے۔ ہر باب کی ابتدا محمد بن یعقوب بن  
ابی حنیفہ سے ہوتی ہے اس میں فقہی حلیتیں بیان نہیں کی گئی ہیں اور کتاب وسنت نیز  
اجماع و قیاس کی بنیاد پر دلائل نہیں دیئے گئے ہیں۔ ایک ستر مسائل میں ان کے اشتقاق  
کا ذکر کیا گیا ہے پیرمودہ مسئلوں کے کہیں قیاس اور استحسان کا ذکر نہیں ملتا شیخ الملکان  
فرماتے ہیں کہ اس کتاب کے بیشتر مسائل بڑی تفصیل سے ذکر کئے گئے ہیں اور کتاب کے  
مسائل میں حصوں میں تقسیم کئے گئے ہیں۔

پہلی قسم روایات پر مبنی ہے دوسری قسم کے مسائل کتابوں میں موجود ہیں،  
لیکن یہ پتر نہیں چلتا کہ یہ جواب ابو حنیفہ کا ہے یا کسی اور کا۔ لیکن یہ واضح ہے کہ ہر  
فصل کا جواب ابو حنیفہ کے قول پر مبنی ہے۔ تیسری قسم ہے کہ مسائل کا علاوہ ان اشکالات  
سے نہیں کیا گیا ہے جو عمر بن قحطی کتابوں میں موجود ہیں۔

اس کتاب کی روایت امام محمد بن ابی ابان اور محمد بن اسماعیل ہے، کتاب  
کی تمام معلومات کو امام محمد بن حسن نے جمع کیا ہے لیکن ترتیب ترویج کا کام انھوں  
نے خود انجام نہیں دیا ہے کتاب کے مقدمہ میں مذکور ہے کہ محمد بن حسن نے فقہ کے  
موضوع پر الجامع الصغیر کے نام سے ایک کتاب تصنیف کی اور اس میں چالیس  
فقہی کتابوں کو جمع کیا لیکن کسی کتاب کی ترویج کا فریضہ خود انجام نہیں دیا۔  
جس طرح کرا انھوں نے بذاتِ نفس کتاب التبیسہ کی ترویج کی تھی، الجامع الصغیر  
کی ترویج اور ترتیب فقیر ابو الطاہر الدیلماسی انجام دی۔ تاکہ طلبہ کو اسے حفظ کرنے

میں سہولت ہو۔ الحسن بن احمد الاصفہانی کی سیرت بحوالہ لغتہ شذالبہیة فی تراجم الخنفیة میں مذکور ہے کہ وہ قابل اعتبار امام تھے۔ انہوں نے محمد بن حسن کی الجامع الصغیر کو نہایت سلیقے سے ترتیب دیا۔ بالخصوص باب درست سے مذکور روایات ابواب کے تحت مذکور نہیں تھیں۔ انہیں ابواب کے مطابق ترتیب دیا۔